

کلام الملوك

شاہنشاہ حقیقی کے فضل و کرم سے ان ایام نصارت انصاف کے
میں انتخاب جواب کلیات غزلیات اقبال طین اشہد اکبر

منتخب کلمات طیف



من تصانیف شریف سلالہ دودمان خلاصہ خاندان چراغ دودہ صاحبقرانی زریں سر
گوکانی خسرو ایم سخنی الیٰ بجد و عظمت حضرت ابو ظفر محمد سراج الدین شہنشاہ دہلی علیہ ارواحہ

مطبع قشیری لکھنؤ کانپور پورین و بھکوا بال بحیث نے چھاپا اور شایع کیا

اولین اردو

شاعر نامی بذلہ سنج

سید نواب سعادت علی خان

مرتب حاضر جواب ہے۔

کلیات شہناخ عمدہ کلیات حسین نادر رسا شامل
ہیں۔ ۱۔ شاہد عشرت۔ ۲۔ سخن شعرا۔ ۳۔ اشعار شہناخ۔ ۴۔
مرغوب دل۔ ۵۔ دفتر بيمثال۔ ۶۔ گنج تواریخ۔ ۷۔
چشمہ فیض۔ ۸۔ قد پارسی۔ ۹۔ زبان ریختہ۔ ۱۰۔
قطرہ منتخب از جلوہ گری طبع وقاد مولوی عبدالغفور خان بہادر

شاہد عشرت

سخن شعرا

اشعار شہناخ

مرغوب دل

دفتر بيمثال

گنج تواریخ

زبان ریختہ

قطرہ منتخب

کلیات سودا۔ قصائد و مثنویات و دواوین و رباعیات
از کلام تاج الشعر امیر زار فیع السودا۔

کلیات نظیر۔ اکبر آبادی۔

کلیات تراب۔ مجموعہ حسین چند کتاب ہیں۔ ۱۔ دیوان
۲۔ مثنوی عاشق صنم۔ ۳۔ کھڑکیاں۔ ۴۔ شجرہ قادریہ
کلیات صنعت۔ کلام شاعر مستند میان کریم الدین
صنعت۔

کلیات ناسخ۔ دو دیوان صفحہ اور حاشیہ پر نتیجہ بلندی نکر

بہت مطلوب ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے
بے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب
دواوین اردو و کتب قصیدات نثر و چند کتب فسانہ نظم و نثر
ی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

شیخ امام بخش شاعر مستند لکھنوی۔

کلیات آتش۔ طبع از سخنور نامی خواجہ حیدر علی آتش
لکھنوی حاضر ناسخ۔

کلیات نظام۔ کلام سخنور خوش فکر نواب مراد علی خان بہادر
کلیات تسلیم۔ جسکا نام تاریخی نظم ارجمند ہو نتیجہ خوش فکری
زبان آور بلند خیال منشی میراٹھ تسلیم شاگرد حضرت شیخ و ہلوی
کلیات میر تقی۔ استاد مستند مسلم البتوت کا کلام بعد نظر
ثانی مکرر چھپا۔

کلیات ظفر۔ کلام الملک ملک کلام چار جلد میں۔

کلیات مومن۔ جدید الطبع۔

بہارستان سخن۔ اسپین تین استادوں کا کلام ہی طرح
وہمقافیہ غزلین۔ اشعج امام بخش ناسخ۔ ۲۔ خواجہ
حیدر علی آتش۔ ۳۔ مہدی حسین خان۔ آباد بڑے معرکہ
کا مجموعہ ہے ہر ایک استاد نے زور طبع دکھایا ہے بہر گز
ترجیح بلا مرجع کننا زیبا ہے۔

دیوان گویا۔ از طبع زاد رسالدار فقیر محمد خان
گویا شاگرد خواجہ وزیر تخلص وزیر استاد
نازک خیالی۔

دیوان امیر۔ خرد و طبع از سید امیر الدین امیر۔
دیوان رند۔ مسیحی بہ کلدستہ عشق کلام نواب
سید محمد خان رند شاگرد خواجہ حیدر علی آتش۔
دیوان فدا۔ از موج فیزی طبع وقاد مولوی فدا
حسین وکیل عدالت دیوانی۔

دیوان غافل۔ کلام سخنور ہمایہ آتش و ناسخ
سورخان غافل۔

دیوان ذوق۔ از نتیجہ فکر سخن گویا خیالی

صفت مکر و مکار و فصل خلافت و زین
بیتون مع بینان و بینان

کتاب

مطبع میهنی نوکشتار و مکار و مکار
مطبع میهنی نوکشتار و مکار و مکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ز دلیف الف جلد اول

<p>مقدور کسکو خدا می جلیل کا پانی میں بادس نے گراہیری کی کلیم کی اوسکی مدد سے فوج بابیل نے کیا پیا کیا وہ اوسے بشر عوج بنعین پھر تباہی اوسکا حکم سے گردون یہ راتین بلوایا اپنے دوست کو اوسے وہاں جان</p>	<p>اسجا پہ بیربان سے دھن قال و قیل کا آتش میں وہ ہوا چمن آرا علیل کا شکر تباہ کتب پہ اصحاب فیل کا کی جسکی ساق پاؤں تبار و قیل کا چلتا ہوا یان عمل کوئی جبر قیل کا مقدور پر زدن نہوا جبر قیل کا</p>
--	--

کیا پاؤں کہتے ذات کو اوسکی کوئی ظفر
وان عقل کا نہ دخل نہ ہرگز دلیل کا

<p>خاک رہا اوسکی نون کا وہ دالاد گیا کہ کبھی صید فگن بہر شکار آویگا</p>	<p>نردہ اسی دل کہ مری پاش ہیا را گیا اسی صید کہ عشق میں ہم صید گیا</p>
---	--

یہاں سے لے کر آخر تک اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

یہاں سے لے کر آخر تک اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

یہاں سے لے کر آخر تک اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے اور میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔

اوتق کی بایں سیلی من چو دکھیا چال	وہ مگر تو میری ہول ل کا لفظا ہوا
تو ہر ای دل ناتوان دیکھ آہ کو مت چھوٹو	یہ عصا تیرے لیے ہنگام پیری کا
ات تری کشتے کا سوز دل کسٹا مٹا بھی	گور براد کے رہا ہشت ہلاک جلتا ہوا

اسے ظفر انجم مین مین میرے تیرا آہ سے
سے مسکے مسکے سر سے گنبد مینا ہوا

وہ بے حجاب جو کل پی کر یان تیرا پایا	اگرچہ مست تھا مین پر مجھے حجاب آیا
ادھر خیال مری دلیں زلفت کا گدرا	ادھر وہ کھاتا ہوا دل مین پتیا آیا
خیال کسکا سما یا ہے دیدہ دل مین	نہ دنگو چین مجھ اور نہ شب کو خواب آیا
تھارے نقش کت پاس کے بوسہ لینو کو	زمین پر سیاہ کے مانند آفتاب آیا
وہ رخ صفا ترا آئینہ رو پر وجہ کے	جب آیا شرم کی یان ہو کر غرق آیا
جب یا طرہ مشکین کا تیرے دلیں حجاب	ربان پر بکری دھن ذکر شکانا آیا

ترا سخن ہو طعشہ کہ سانسے تیرے
ہوے خموش سخنور کچھ جواب آیا

چشم من دنیا کو دیکھو اس بت گمراہ کا	مست آہو نہ مین کیا تیا لیری کاہ کا
کون کی میکش کی دعوت ہو رشتہ نہیں ہو	دیکھ کر مینا فلک کا اور سا غرامہ کا
حال کا جل نہ سمجھو اس نچھانکے قریب	آگیا ہی ہاتھ زنگی کو کنارہ چاہ کا
ککشاں کا خط نہیں قیامت آتا ہو نظر	حکس خانوس فلک مین میری شمع آہ کا

نزل الفت مین مگر مین کا سبب
میکھو کہ اس کے سہارے مین کی
روکے زمان مین مین کا سبب
میکھو کہ اس کے سہارے مین کی

جب انکے آواز سن کر
یہ سنا تھا تو مجھے
نہ راز اب کوہ سحر
ارے خدیو دل کھینچ
بجے کب اس بن صبا دوش
سردار مری کو بھی
سراں وہ جا بیکے پیری

ادھنی آگاہان کا ذکر
کون کی میکش کی دعوت
بم خفا مین کیا تھا
یہ طافوں کیا تھا کال
بیکہ تو دل مین فرت
خال شکست سا گل
بکشتہ مین ان کا

فادہ مین کی کون
کون کی میکش کی
حال کا جل نہ سمجھو
ککشاں کا خط نہیں
چشم من دنیا کو دیکھو
کون کی میکش کی
حال کا جل نہ سمجھو
ککشاں کا خط نہیں

میرا دل جو شعلہ نگاہ نے رات
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

فلک پہ نالہ مرانا دک شہا پہ بنا
خدا کا گھر سے بنانا بڑا ثواب بنا
ہمارا دیدہ نہ کیوں خانہ رکاب بنا
کہ میری خاک سہی ساغر شراب بنا
تو خال تو کوئی کا جل کا اک شتاب بنا
اگر چہ اشک مرا گوہر خوش آب بنا

مطفہ جو بکشتا ہوا حوالہ دل کیم اپنا
تو ایک رقعہ سے کیا ہو دیکھا کتاب بنا

مارا عاشق کو تو کیا کام تمھارا نکلا
روشن نکت گل سیر کو گھر سے باہر
سارے منہ تکی لگے گھر میں تمھارے دامن
دکھو ہم جانتے تھے ہو گا تمھارا نہ مطمع
صدقہ سونے کے دل لیکر مارا لوجہ میں
نہیں ہر شب کو کان آہ کے زلف کی دستار

بجھتے پایا نہ ذرا طرز محبت میں اوست
یہ خیال اسے مطفہ اب خام تمھارا نکلا

قارون اوٹھا کہ سر پہ شاگنچ لیچلا
دنیا سے کیا بخیل بخر رنج لیچلا

میرا دل جو شعلہ نگاہ نے رات
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

میرا دل جو شعلہ نگاہ نے رات
دل شکستہ کی تو میری کچھ دستی کر
ہوئی نہ پانون ملک و سکر و سراف
کیا تھا کشتہ کی چشم مست ذرا
جو میرا تیر نہمت سیہ دکھاتا ہر
نہ پہونچا کان راحت تمھاری کانوں

قسم خدا کی تھو قاصد کہ یہ پیغام
اوٹھا تو لا کھوں ستم تیرے دزد کوں بھو
صدائیں یہ چنگ کی غنچہ گل کی
ہمیشہ کرتا رہو غیر کی طرفداری
بھرا تو چشم اجل من بھی کیا بیک آئینو

کسا ہر یار نے یا تو فی انہی سحر کہا
نہ آفرین بھی کہی تو ذرا دل دہی سحر کہا
بیون کو دیکھ کے کچھ تیرے بکلی سحر کہا
کبھی نہ آپ ذرا اک حرف منقشی سحر کہا
تمہارے کشتے ذرا کچھ ایسا بکسی سحر کہا

ترے جہان سے کو یہ پہنے دوستی سے کہا

لا غری در حال دنیا کیا کیون کیا ہو گیا
جنگی گل کا جگر اوس رو آتشا ک در
اندر زخمی در ترق کر تو جو پو لا جنگ جو
بب کہ در یامین در اساقی کا عکس تاب در
آہ تھی میری کہ انھی اڑ کر کاٹا چرخ کو
حسن جو تیرا نظر آیا اوس کو شرم سے
بشت لعل لب پہ جب کلام زمر د فام خط
کہ لگیا سارا جہان گردون پہ احوال میں

سین زمین پر نقش باجو مو گویا ہو گیا
قطرہ شبنم مہین ہر یہ بھیچو مو گویا
ٹوڑ دین خون گویا اگر اک تڑا قاتل ہو گیا
ساغر خورشید اک حلقہ مجبور کا ہو گیا
تر ہر اوسکا یہ چرخا اسکو کہ نیلا ہو گیا
ماہ کامل جون مہ یک ہفتہ آدھا ہو گیا
ساغر یا قوت پر گویا کہ میسنا ہو گیا
چشم گزنا مذہب بانو کا جہالا ہو گیا

ہے یہ وحشت بھی بلاموزی کہ فوجیہ اور ظفر
ہر قدم پر نیش کر ڈوم مار صحرا ہو گیا

قسم خدا کی تھی قاصد کہ یہ پیغام
 اوٹھا کر لا کھوں ستم تیرے درد کو دن کو
 صدائیں یہ ٹپکنے کی غنیمت گل کی
 ہمیشہ کر رہی غیر کی طرف داری
 بھر آؤ چشم اجل میں ہی کیا کیا سنو

لہا ہر سنے یا تو بڑا پڑی ہو گیا
 نہ آفرین بھی کہی تو ذل دہی ہو گیا
 بیون کو دیکھ کے کچھ تیرے بکلی ہو گیا
 کبھی نہ آپ ڈاک حزن منقشی ہو گیا
 تمہارے کشتے ڈکچے ایسا بکسی ہو گیا

ترے جہان سے کو یہ ہنسنے دوستی ہو گیا
 میں زمین پر نقش پا پر ہو گیا
 قطرہ شبنم نہیں ہو یہ بھیج ہو گیا
 ٹوڑیوں نمونہ کو بانگ اک تھا ہو گیا
 ساغر خورشید اک حلقہ مجبور کا ہو گیا
 زہر اوسکا یہ چرھا سکو کہ نیلا ہو گیا
 ماہ کامل جون مر یک ہفتہ آدھا ہو گیا
 ساغر یا قوت پر گویا کہ میسما ہو گیا
 چشم کو نامدب پاؤں کا جھالا ہو گیا

ہے یہ وحشت بھی بلاموزی کہ فکیر طفر
 ہر قسم پریش کر دہ مار صحر ہو گیا

کیا میرا علاج خضقان ہو نہیں سکتا
اس طرح وہ خونبارہ نشانی دیکھ کر
جان پر کوئی امر آفت جان نہیں سکتا
تحریر تراویح و صفت دیوان ہو نہیں سکتا
مجھ سا کوئی رسوا جہان نہیں سکتا

جیت تک وہ تھا مجھ سے مین سن لو طیب
ہمچشم مری چشم کی ہوا بر تو کیونکر
کیا جانو بلا کیا ہی ترا غمزہ کہ جس سے
بتیک قتل شہر عفا کی بنائین
یز نام تو عشاق مین سب عشق مین لیکن

سودا و محبت میں ظفر مود ہے لیکن
جب تک کوئی رسوا ہے جہان تو نہیں سکتا

13.

کہ جزا خانہ قائم میں لگینا اور کیا
 دینے کو ٹھو کے لیو جائے ورنہ کیا اور کیا
 کیوں نہ جھاک جا کہ ہر گنبد بنایا اور کیا
 کہ سر نہ رہی نیچا سر کینا اور کیا
 دیکھتے ہی مرتبہ مردم بنایا اور کیا
 کہ نہایت ہی پہنتا ہی گینا اور کیا

آبله داغ مین هر یه سر سینه او نجا
رفعت جابه کو هر همت عالی در کار
سر بلندی کیلر نوق هر بان عجز نیا
پو چیه پشی بلندی زما ندر هر حال
چشم کو سر مین ملی جاسب اعضا سر بلندی
گوش زو حنجره دنی هر هو مری کیا فریاد

ہمنشین ہو کے سردار کا مفلس کیونکر
اسے تلف جا سے اونچ کا قرینا اونچا

اوسکا آتاین بلا فریون تو یون مین

وہ آ یا یارا کیوں تھا تو یوں ہوا

آتش دل کو بجڑ نہ دوا غلا کتر نار جہنم سو

دیکھئے پھر کتہ مشا اگر اکاسمیں کا اک

کوئی غزل پرانی جو نازان اس کے تیر ہی غزلوں کو ہو

شہر شاوی او سو کو طلق اکاسمیں کا اک اس میں کا

ردیف الف جلد دوم

شایا اثر نہ لایا ارشد کہ لعل تیرانی	پہچانا ادا سے تو نے جسے کیجئے جانی
بہشت میں ہوں میں دیکھو اوس کو شہر باکو	جب سو کر یا بھی ان کو تمہا ہوش مال
اگر دلتی ہوں آتش زخم اس کے تیرے	گروں بہر اور زمین سر گل لالا
منہ سے ہر طرح مر ہو تیر ہی لب	کیونکر یہ بکے گا کہ دے دے داسو کالا
اگر تیری جھٹکیں ہر گاہ بیت کیش	لہریاں میں کیوں تو نے دو عالم تہ دیا
تیرے رخ و شرک کو بقصور نہ ہمیشہ	بیتہ کا لہ لہ نہ یک من عاشق کا اولا
جہاں تک شکل جان مرئی ہو گیا کماندار	تیرا پنا اگر تو نہ مر تو دل سے نہ لالا
ہر خار بیابان ہر موتی سے بھر دتا	جسے چوٹ لڑ نہ دتا ہر مرئیوں کا لالا

باز در محبت میں نہ دل پہنچ تو پنا

کب جاتا سے ہاتھ او سو تر نہ پہنچ والا

ہزار طرح سے کھولا وہ دل ربا تہ کھلا	میں نہ کھلا کچھ او سو مرعا کھلا
لب جراحت دل تیرے ساتھ تامل	اگر کھلا ہو تو ہرگز کب نہ عاتہ کھلا
میں میں جا اگر تیرے غم کو کھولی	پراپنا عشق دل تجھ کو نہ صبا کھلا

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the left margin.

Handwritten marginalia in Urdu script, likely a commentary or continuation of the poem, written diagonally along the bottom margin.

دل سے نکلام آئے ہوئے ہیں
 ہوا گون و گون میں زخم و زنا
 ہر گون بہر عادت کشتار
 ہر گون بہر عادت کشتار
 ہر گون بہر عادت کشتار

کہ در تن ہوا و آتش نیر و گشت کلیتی جو	مری وارہ سکی ظاہر میں بی گز ہوتی گویا
طیبہ وصل بن مکن نہیں آرام عاشق کو	مرض عشق کی صدادہ دانی گز ہوتی گویا

نچوڑی اوس بت کا فری ہرگز دوستی میں	ظلم دشمن مری ساری خدائی گز ہوتی گویا
------------------------------------	--------------------------------------

حرف اوس پہ آؤ جو ہو تحریر کا سا نچا	جھوٹا ہوتا ہرگز کبھی تقریر کا سا نچا
وہ صلتا ہر سدا اس کے جو یہ آہ کا مصرع	کیا دل جو تری عاشق و لگیر کا سا نچا
وہ تیا جو لب زخم جگر میرا گواہی	بے ہاتھ ہوا یار کی شمشیر کا سا نچا
وہ حال تجھو سا نچو میں ہوا و عالم تصویر	ہے قدرت صانع تری تصویر کا سا نچا
کی آہ و فغان دل ذہبت عشق میں لکھتے	وہ عوی نہوا ایک کی تائیر کا سا نچا
یہ شمع اسی سانچے میں و صلتی ہمیشہ	ہے سینہ مرا ناہ مشبک کا سا نچا

سانچا ہے ظفر پر مرا مجھ کو یقین ہے	ہر قول تو واسطہ مرے پیر کا سا نچا
------------------------------------	-----------------------------------

جو دنگو کا کل زلت و تانے بھٹایا	تو جان غمزہ ناز ادا نے بھٹایا
بہار دیکھ کے اپنی رانہاں تھاکل	لگا با الیسا طہانچہ صبا کے بھٹایا
کیا تھا بلوسون ذہبت عشق کا دعو	لگا و بھینت تری ظلم و جفا نے بھٹایا
لگایا و خمر ز کو اگر کسینے نے منہ	تو اسکو خوب ہی اس نے حیا نے بھٹایا
اوٹھا و کرتی میں بہت پکھیاں بچاں	مرض غم کو طیبہ دوا نے بھٹایا

جان میں منور ہوئے ہیں
 ہر گون بہر عادت کشتار
 ہر گون بہر عادت کشتار
 ہر گون بہر عادت کشتار

بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا

کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور

اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہونے کے بہتر
گوار شربت دیدار دنیا گرنے تھا تجھ کو
بھری میں جاب خط کے مارا کیوں مجھ کو
لگاتا خضر کیوں آب بقا کو شہ اساقی

اگر تم نے اوسے سب کو قہا کر دینا ہوتا
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا
جفا شطو رہا اوسکو دغا دتو رہا اوسکا

بہاؤ شاہ گویا کلم میں دریا
بھری ہوں ہزاروں اگر تم میں دریا
کہ ہر موج سے در تسم میں دریا
کہ اس دشت جشت رہ گم میں دریا
کون کیا طبیعت کی اوسکی دانی
بگھی آگ اوس کیوں دلی نہ پیر
مگر دیکھا دریا پستہ نگوشت
سرور پانوں کا آباؤں یہ ان دور
اوسکی یادوں کے جا کر میرا قہر دیدیا ہوتا
لیکھتا تھا ترا کیا سرخرو میں بین ہو جاتا
نہو تو تجھ سے تم سینہ سینہ ہونے کے بہتر
گوار شربت دیدار دنیا گرنے تھا تجھ کو
بھری میں جاب خط کے مارا کیوں مجھ کو
لگاتا خضر کیوں آب بقا کو شہ اساقی
اگر تم نے اوسے سب کو قہا کر دینا ہوتا
علم کرتیخ کو سو یا اوس قاتل کا ہاتھ دھوا
رہا کچھ بن یہ عالم رات دلی بفرار کا
جفا شطو رہا اوسکو دغا دتو رہا اوسکا

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

رفع بے بادہ نہ مستون کی گری عابر	کب بچتا ہویہ شہاب گنگا آگ کا
سے خدا جانے یہ میری آہ سوزان کیل	آسان یہ ایک لگتی ہو اڑنگا آگ کا

ارتی سے بہرہ دت کر جو درخشاں فوج رنگ	
رنگ سے بھیاں پاس سے تلنگا آگ کا	

عارض کا صاف رنگ ہو گل میں آگیا	رلفون کا سج و خم تر و سنبھل میں آگیا
کس چشم پر چہرہ کا ساقی پڑا تھا عکس	جس سے کہ یہ نشان قلعہ تل میں آگیا
کب تک گردن میں صبر کہ در و دراز	بہر فوج میر و صبر تل میں آگیا
کیا شعلہ و شرار میں کیا تہر و ماتہ میں	جلو و تراتو ہو کہو نظر کل میں آگیا
دیکھا مجھ یہ توڑ اور اٹھکونین میر و	آہر گویا تیرے تنہا قل میں آگیا
کاکل میں تنگ آیا تو زلفون میں آیا	زلفون میں تنگ آیا تو کاکل میں آگیا

جلدی سے قاصد و نکی ہوا کچھ نہا در خلف	
وان سے جواب خط کا تامل میں آگیا	

شمع کا دانع جگر ہے نرم میں کیا گل نما	بالر اسکا وود و دل بھی مسہر بل نما
دیکھ پھر آخر خزان کی کوئی دن ہو یہ بیا	اس میں میں آشیان اپنا اپی بل نما
ملکیا دریا میں جب تپڑہ تو دریا ہو گیا	خروج و کل میں ہوا گم خبرہ کو گل نما
میں نہ ہو کش ہون کہ میری خاک کو پتی مر	یاسکو سے بنایا کوئی جام تل نما
دل کا زنجیر ملا کر چھوٹا مشکل ہوا	جب وہ شہاست زدہ دانی کا گل نما

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

بہارِ حیات میں بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 ہر شاخ پر بہارِ حیات کی ہر شاخ پر

دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا

ماٹک کی کی لیکر ہر رات سویرا دیکھا دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا	کو جہ زلف میں دیکھو بھی اندر پیرا دیکھا ساتھ اودھ کر جو منہ صبر کو تیرا دیکھا کہ دیل الیسا نہ کوئی بھی پھیرا دیکھا بہتر اس ست خون سے نہ پھیرا دیکھا عرف مطلب کوئی غیر سے میرا دیکھا اس بلاؤں میں کس طرح گھیرا دیکھا لے سب جانوروں کو بھی لیرا دیکھا کہ باگوں کو سو کوئی نہ ڈیرا دیکھا
---	--

ہم نہ کہو تو ظفر ج نہ دل اوس کے ہاتھ نا پسند اس نے کیا لیتے ہیں پیرا دیکھا

اویں نہ پیرا دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا نقیرا دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا نقیرا دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا نقیرا دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا	دین کو بوسہ بھی میں کوئی دھڑک لیتا زمین تکیہ کے خاطر پاس سے گھر کو لیتا دور دراز میں تیری مقابل کر کے لیتا تو میں اس بادہ کش بوسے تو سنا کر لیتا ذرا جو کر دے جو ہاتھ تو دل مضطر کو لیتا تو بوسہ میں کس دن اوس کے اس پھر کو لیتا
---	---

کر دے گا بوسہ میں جا کر ظفر کیا گرنے کا ڈھب تو بوسہ اوس بت کافر کے شک کے لیتا
--

دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا

دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا
دور سے دیکھ کر ہر رات سویرا دیکھا

منت کش مریم چون مجروح ازل کے گرمی سے مر خون جراحت کے عجب کیا وہ زخمی شہید حوادث ہو کہ جسکو زخم دل عاشق کی نہ سوزش میں کی پروردگار کو تڑپیں سے غرض کیا سر زخم	دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا
--	--

پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر
سے مر مسنم غمخواری احباب کا پیا پیا

تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا آہو چسبے کے راز دست خون دست انداز جتنا آہو ہر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا گردش چشم تری وہ ہر کہ جسے اے سونخ کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم	کبھی اُس نے میں اپنا نہیں جوئی دیکھا سارابش میں چھپا اک نہ روشن دیکھا ہمنے ثابت نہ کبھی حسیب دامن دیکھا کشش دل کا اثر اوجت پرفتن دیکھا سنگ ستر کو کیا سنگ فلاحن دیکھا کبھی ایسا نہ برستے ہو و سادون دیکھا اے صبا تربت مجنوں نہ نہ روشن دیکھا تغریہ سگان میں بھی ایسا نہ شیون دیکھا
--	---

راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا

دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر
سے مر مسنم غمخواری احباب کا پیا پیا
تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا
آہو چسبے کے راز دست خون دست انداز
جتنا آہو ہر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا
گردش چشم تری وہ ہر کہ جسے اے سونخ
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا
دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا پیا پیا
ہمسر ہو جو خوشید جہاں تاب کا پیا پیا
اُسے تو نظر چرخ بھی زہر کا پیا پیا
بالفرض اگر او سپہ و گرداب کا پیا پیا
یکساں تو گزری کہہ دیکھو کا پیا پیا
پھوڑا ساندہ کیون پھوٹ ہو دل طفر اوپر
سے مر مسنم غمخواری احباب کا پیا پیا
تو ز جو کل کسیرت غیرت گلشن دیکھا
مہ جبین ہمنو تجھے کیا پس عین دیکھا
آہو چسبے کے راز دست خون دست انداز
جتنا آہو ہر کھنچا اتنا ہی کھنچ کر آیا
گردش چشم تری وہ ہر کہ جسے اے سونخ
کیا ہی یا نہ بھی ہو تری چشمہ ز اسکوئی بھر
ویدہ آہو کھرا سوا ہمنے چراغ
خانہ دل میں جو ہر آہ و فغان کا عالم
راز دل جس سے کہا دوست سمجھا اے دل
اے طفل ہمنے او سے جان کا دشمن دیکھا

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں بنے
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے
 وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

خبر نہیں کہ کما اوس کے تو نے کیا نہ کما مگر کبھی نہ کما تو نے مرجانہ کما بلا سے گرنے کما میں مدعا نہ کما وگرنہ کہنے سے کچھ فائدہ کما نہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں بنے جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے
--	---

ہم اوس کی بات سے قائل ہیں اے ظفر جن بھلا کیا ہے سہ سے اوس کے پُرانہ کما	کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں بنے جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے
--	---

کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشیدا نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور انہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا بھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا	عالم تر چپ رہنے کا عقد نہیں کھاتا جب تک ہودوم ستر و رخ زرد نہ غما اوس مست و ناز کی اسیر تک نہیں کھاتا کھلتا نہیں احوال پریشانی دلا بند لکھنوی جاتی ہنشتاق کی ہے جو اسکو پڑھا تو میں دے جتا کہ نہ میں کس کام کے پھر نائن مدیر ہمار کیا منہ ہی کے منہ خیر قائل کی ترکایت
---	---

یاں آذ کمان سون کمان جانیکے یاں سے حیران میں غافل ہوں یہ سقا نہیں کھاتا	کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشیدا نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور انہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا بھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
--	---

پاس غرض سے تر و کان کا گو ہر چکا دن دیلو زخو شیدہ میں اختر چکا	کیا جا کر ہو دلیں سے کیا نہیں کھاتا ہر ایک پہ راز دل مشیدا نہیں کھاتا وہ عالم مستی میں بھی اصلاً نہیں کھاتا جب تک کہ ستر تر اجور انہیں کھاتا کیون بند نقاب رخ زیا نہیں کھاتا خط سانس اوس شوخ کو میر نہیں کھاتا جب تا محبت ہی کا بھندا نہیں کھاتا یاں منہ ہی سے زخم جگر کا نہیں کھاتا
---	---

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں بنے
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے
 وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

کما تھا مجھ سے جو احوال منہشیں بنے
 جتنا ہنسنے سینا مستدر کہ مری گئی
 مری نگرنے مراراز کہدیا اوس کے
 وہ حال دل جو ستر گوشہ دس تو کیسے

[illegible]

کیا ہزار شگفتہ بہار نے لیکن
نہ ٹپکے خار پہ مجھ کو نہ پائون سے تا خون
کیا جو تو تو مقابل تری نزاکت کے
بہار آئی مگر جب ملک نہ تو آیا

خزان کے دُر سے کبھی باغِ گل نہوا
نہو داکِ سرِ دِ امانِ باغِ گل نہوا
چمن میں اہمیتِ نازکِ دماغِ گل نہوا
چمن میں رشکِ چمنِ باغِ گل نہوا

عش او سپه مین هون نه غیر از طاهر که خبر بابل
بهار مین کبھی مرغوب تر از ان گل نه هوا

کوئی صنم اور سہ سجھا کوئی خدا سمجھا
نہ آیا دل کی سمجھ میں کہ بارِ نعم ہو گرن
چڑھا جو اشک کا دریا تو ایک جان
بنایا رخ پہر کیوں تو خال کا جل کا
نہ سمجھے سنبے کو کیوں مد گاہ محشر وہ
نعمِ جبرانی میں موت اور سکونِ عینِ رحمت

نہ سمجھو ہم کہ وہ کیا سمجھا اور کیا سمجھا
 اگر چہ میں نے دیا اور سکوا رہا سمجھا
 ملک کے خیمے کو پانی کا بابل سمجھا
 یہ نکتہ میں نہیں اس شوخ مرثیہ سمجھا
 جودل کے داغ کو خورشیدِ حشر کا سمجھا
 مرثیہ بہتر از ہر کوہ و اسم سمجھا

همیشه کیون تری آنکھوں کے اشک جاری ہیں
ملفٹ رہیں بھی زورایہ تو ماجرا سمجھا

ایسٹم کرنے ایسا بکلی ٹھٹھ کر دیا
صبح کل اوسکا کھلا لو جو ہم کو دیکھ کر
کر رہیں پانی کی آمیزش شراب میں

ان فریبون نے تری عالم کو تل پٹ کر دیا
راہکوا نیا چراغ خانہ گل چھٹ کر دیا
خون دلہی افسو و نکو ہمہ غٹ پٹ کر دیا

شعلہ کو کاغذ پہنچا دینا
 تیری باتوں کو میری زبان سے
 ارکے پر دانی ہی نہ ملے
 سچ بھی مان کر ہی نہ کہے
 نام حبیب کا کہہ دینا
 میں صبا وہ مل جائے
 ایک پر چسکا نہ اور کتنا
 ای فزون چاہیے میرے واسطے

تیرے اک تار کی قیمت میں دون چہین و تمام
روبر و اوس لب پاں خوردہ کچھ مال سنیں
جان تک بھی تو اگر دیکر اوسے فریاد
کہو تامل سے کر دی ہاتھ ہو سے زنگین
کر دیا آئینہ خون فری میری بیان تک در آب

گر نظر ایک نگہ پر تیرا ہو جاوے غلام
چھوڑ دیو مت کہ نہیں تجھ کو یہ انسان مہنگا

<p> ساقی پر نشہ آنکھوں میں مہول سے ہلکا ہر بات میں تو ایک بھی ہر لاکھ سے بھاری ہے جانتہ کلفت کا پسندیدہ حق اچھا کیا تو زمرے تن سے اتارا خیر و بیک دنیا ہو جس سے سبکدوش صرف نہیں کاغذ کا لکڑی بھیتے ہیں وہ </p>	<p> نظروں میں ہر اب رطل گران پھول سے گریبات کو اپنا نہ کرے طول سے ہلکا ہو گا نہ گدھا یہ کبھی اس جھول سے ہلکا اب کوئی نہیں اس سے پرسش قبول سے ہلکا یہ بوجہ نہ دنیا کے ہو مشغول سے ہلکا خط ڈاک میں اندیشہ محمول سے ہلکا </p>
---	---

و تیا میں ظفر جو ہے گرا نبار جہالت
کب ہوتا ہے وہ دم معقول سے ہلکا

نہ تھا وہ آؤ کچھ بھی قایورات پڑ جاتا
 اگر ہم روکتے یا زوئے اپنی اشکباری کو
 بلا سو کچھ بھی ہوتا لیکن اون پر بات پڑ جاتا
 جہان میں تملک یہ دیکھ کر ہر بات پڑ جاتا

فہرست

دل میں اداسی کی مثال لکھ کر دیکھو
 سینہ پر دھن کی پھولیں پھولیں
 دوستی کی زنجیریں پھولیں
 ایسا بیگانہ ہوا اور دوست بن گیا
 دینی دنیاوی پی کیا کیا ناز تھا
 دوسرے کی دیکھا صورت بول گیا
 توڑنا کی جھلک بھونک گیا
 ہم کو لگے کہ یہ بڑا بڑا ہو گیا
 ہمارے لئے کیا ہو گیا یہ جان گیا
 جو جو ہو گیا وہ ہو گیا

جانب کا دل کو غم پر نہیں اور غم مجھے	عارت کیا گزیر و مال ہو گیا
زنگ شفق نہیں جو کئی مگر فلک	گرم غضب ہوا سو جو متھ لال ہو گیا
عاشق ہوا جو یار کے طرز حرام پر	آخر کو رفتہ رفتہ وہ پا مال ہو گیا
وقت نثار و روی مصفا پر یار کے	
عکس اپنی مردان کا طمع حال ہو گیا	
کدورت دل میں ہے ظاہر ہفتائی گر ہوئی تو	ملا پاؤں ہو اتو کیا جدائی گر ہوئی تو کیا
ارحمانا آشنا و پھر وہی نا آشنا ہوئے	کیسی متو دو دن آشنائی گر ہوئی تو کیا
نمایا جو عین جنو اینھن سجدہ او کیو ہو	تو کس سنگ پر چہ سہ سائی گر ہوئی تو کیا
جوانی کی قوت کوئی رک سکتی جو پتی	کسی تیر پر حاجت بردائی گر ہوئی تو کیا
لڑاؤ جاتو ہیں وہ آنکھ دیکھو بے عمر و شو	مری اس بات پر ادنیٰ لڑائی گر ہوئی تو کیا
نہیں پرواز کی عیاد بال و پر کی طاقت	نفس سے ہم اسیر ونگی رہائی گر ہوئی تو کیا
رہی چاہی جب گز نہ کچھ شکر و شہدائی	بھلائی گر ہوئی تو کیا بڑائی گر ہوئی تو کیا
پہنچ سکتی نہیں یاد اداس فوش کا	فلک تک آہ کو میری رسائی گر ہوئی تو کیا
نہ جھوڑی اداس بت کافر کی ہر گز دوستی نہیں	
خلف دشمن مری ساری جدائی گر ہوئی تو کیا	
جب آکے میری قتل کو قاتل آگیا	بمضطر ہوئی یہ سنکے قضا و لگ گیا
آنا لکھو دیون فلک سہر و آتش گون	جیسے ہو جام نہ ہر مال اول لگ گیا

دل میں اداسی کی مثال لکھ کر دیکھو
 سینہ پر دھن کی پھولیں پھولیں
 دوستی کی زنجیریں پھولیں
 ایسا بیگانہ ہوا اور دوست بن گیا
 دینی دنیاوی پی کیا کیا ناز تھا
 دوسرے کی دیکھا صورت بول گیا
 توڑنا کی جھلک بھونک گیا
 ہم کو لگے کہ یہ بڑا بڑا ہو گیا
 ہمارے لئے کیا ہو گیا یہ جان گیا
 جو جو ہو گیا وہ ہو گیا

دل میں اداسی کی مثال لکھ کر دیکھو
 سینہ پر دھن کی پھولیں پھولیں
 دوستی کی زنجیریں پھولیں
 ایسا بیگانہ ہوا اور دوست بن گیا
 دینی دنیاوی پی کیا کیا ناز تھا
 دوسرے کی دیکھا صورت بول گیا
 توڑنا کی جھلک بھونک گیا
 ہم کو لگے کہ یہ بڑا بڑا ہو گیا
 ہمارے لئے کیا ہو گیا یہ جان گیا
 جو جو ہو گیا وہ ہو گیا

پہلو میں کل سے اپنے اوسے دیکھتا نہیں	یارب کہ مر مراد دل پر تم نکلیا
دیکھ عذاب سوز محبت میں اس قدر	دل سے ہماری خون جہنم نکلیا

پھر خواب میں بھی بنے نہ دیکھا ڈاڑھ طفر
آنکھوں کے سامنے سے جو عالم نکلیا

غلط گویا کی جو چپ ہو سے کچھ نہیں ہوتا	بیان چپ ہی کچھ اچھی ہے کی کچھ نہیں ہوتا
ہنسے جام لبالب بھی تو کیفیت امر کی	صرائی کے تو خالی قہقہے سے کچھ نہیں ہوتا
سہ ظلم ان تمکاروں کے کوئی کس توقع پر	کہ یا ظلم و ستم بھی تو سو سے کچھ نہیں ہوتا
مجھے بھاتی ہیں نیر نالہ و زاری بلب	مراد دل خوش تر اس چھو سے کچھ نہیں ہوتا
دکھا تو رخ تو خط یہ خط سہری سہری	کہ حاصل لطیف خبر ہلہو سے کچھ نہیں ہوتا
نہیں بھٹکتی دلی آگ گر یہ میری چشموں سے	بہا دریا تو کیا دریا ہو سے کچھ نہیں ہوتا

خط آنے پر بھی ہے عالم وہی اوس کے درویش کا
طفر بے نوریہ سورج کی سے کچھ نہیں ہوتا

جو مطلب کتاب عشق میں سیاہ ہو جاتا	مری صحبت میں مجنون مٹھکا اوتا ہوتا
زبان جیانی ہو جاتی ہے اور واسطی سخن	سخن ہی نباح میں پڑتا جلا دھوتا
تیا مست کرتا سرا عاشق شوریدہ پر کیا کیا	اگر بیدار شب کو سنسکے وہ فریاد ہوتا
مرد و نالوں کے پتھر موم ہو جاتے ہیں پر عالم	مراد دل دہ بھی ہے سخت اک قولاد ہوتا
تجل ہو جاتا کل دیکھ رخسار کو تیرے	تراقد دیکھ کر شہر مندہ ہے شمشاد ہوتا

یہ نقل ہے
دہلی کی
ادب الفیہ
یہ نقل ہے
دہلی کی
ادب الفیہ

جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں
دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ
اگر چہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

جلا دیگا جانا کو دیکھ لیا یہ دل سوز
خطر رسا کو تیری جو دیکھا اے گلستان
ہوتی کچھ تو دل بس کی انہی صورتیں
دل زخمی سے اسے ناول دل و زکوہ
اگر چہ کھینچنا تھا انہی طرف دشوار پر کھینچنا

لب نازک پہ نہیں رنگ مٹی کا وہ
رخ خورشید پہ چہرہ بیار آن نقاب
آپ گر یہ میں ہمارے فلک تیلی خام
سرمد آلودہ کے راتک نے خطر جہر دل
ہر مہمان پر وہ حکمت میں صاف آب نقاب
لکھنا شکار کے شجون کا اشاہ میر

سرمہری کی تری دل پر ایسا کھنڈا
پیش دل منو کم گر چہ مے سننے پر
عمدہ کھانڈ سے یہ گرمی کی جہی چاہی
پیکے کی کیونکہ نہ موار ہو اوار می کو

[illegible]

ملا یاد دل سے یاد دل نہ لگے کر دیکھ کر سا	پہل پہل سے پہل سے پہل سے چل کر گھبرا
ترے دامن سے چٹکے مرے بار سے تربت	نہ چھوڑا ہے دیکھ دامن چھوڑ کر گھبرا

آٹھ نے آستان چھوڑا نہ اسے پر دیشین تیرا
رہا دور سے ترے دربان وہ کھڑا کر کر گھبرا

نہ تحقیق ایک مرگ عاشق دیکھ کا دن تھا ہو آگے بڑھتے تھے تو یہ مینا در حجاب آسا	کوئی تبتا تا جموات کوئی پر کا دن تھا یہ روزا بر بھی ساتی عجب تشر کا دن تھا
بہت تھا نار ہموں آج اپنی سخت جانی پر ہوا جس وز یہ منہوں تھا اس خم منہ پر	میان یہ امتحان برش شمشیر کا دن تھا وہی دن اس دل ہوا نہ کی تیر کا دن تھا
نقطہ کیا زلفت تھی اسکی اندھیری ت تیرا پہونچا جا ہو تھا جلد کھو جان بلب تھا میں	رخ روشن بھی تو اوس عالم تصور کا دن تھا نہیں یہ آج اے عیسیٰ نفس تیر کا دن تھا

کہا جو چاہا اوسو اور کچھ منہ سے بولے تم
رہو خاموش کیون اب اے فخر تیر کا دن تھا

وہ نہ ہر دم میں نہ ہر دم پرستی میں مرا دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے	بے نگاہ مست سانی کی دوستی میں مرا منہ کے پایا گل نے کیا گلزار ہستی میں مرا
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا اے شکر آج تو فرگان کے مجروح کے بوجھ	نہ بلندی میں اور ایا کچھ نہ ہستی میں مرا کیا ہر زخم کاری تیغ و دوستی میں مرا
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیاد دیکھ کر گیا مے کے پتھر کا ہر اس بلی پرستی میں مرا	

نہ ہر دم میں نہ ہر دم پرستی میں مرا
دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا
اے شکر آج تو فرگان کے مجروح کے بوجھ
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیاد دیکھ کر گیا
مے کے پتھر کا ہر اس بلی پرستی میں مرا

نہ ہر دم میں نہ ہر دم پرستی میں مرا
دل گرفتہ ہی رنگ غنچہ رہا خوب ہے
خاک اورانی تھی اورانی ہمنو شل کر دیا
اے شکر آج تو فرگان کے مجروح کے بوجھ
دیکھ کر کیا ابر باران سا قیاد دیکھ کر گیا
مے کے پتھر کا ہر اس بلی پرستی میں مرا

ز اہر اکٹای تو رشتہ ریش ہے
سانپ بن نیکی مجھ کا تباہی بن تیری
منع دل جا کمان جگر اگر دن میں

یہ بھی ہر دام فریب اور تری فن کا تاگا
شب ہر اک ستر اندوہ و محن کا تاگا
بہر عشق بت صید فگن کا تاگا

کما نشان کہتے ہیں جسکو وہ نظر آتا ہے
اسے ظن سر جامہ گردون کس کا تاگا

دور ابھی تار چوساتی شراب کا ٹوٹا
بہم شکست و دوستی کی قید تھی میں
ہزار بار گریہ کا بھی زور گھٹا
جو گویا ہاتھ سے ساتی کے آج ساغر
تکست دل کا لگا حال میں بکھوٹے
سر و مال کے آگے ہو کر لڑا

شہر بھی ساتھ ہی زہر خراب کا ٹوٹا
وہیں بناؤ میں ساغر حباب کا ٹوٹا
تاراشک ہے چشم پر آب کا ٹوٹا
تو مست ہو گئے کہ جام آفتاب کا ٹوٹا
قلم و پر کتابت تاب کا ٹوٹا
کہ تار ہے تری مطرب رباب کا ٹوٹا

نہیں ہر رنگ تنق آسمان پر پھیلا
ظفر شیشہ ہو صبا کی تاب کا ٹوٹا

برو کا تیری شب جو ادھی کچھ خیال تھا
دیکھا جو ماہ کو تر سے عارض کے دیو
ہلتے وہاں صبا جو زلفیوں کے بال تھے
ہوتا نہ کیونکہ اے میرے کامل بکھے زول

کیا کیا فلک پر رشک کی گھٹا ہال تھا
بے رونق اپنی آنکھوں میں اوسکا جمال تھا
یاں پتیاب رشک کی چلتا وہاں تھا
باعث تری زوال کا تیرا کمال تھا

دور ابھی تار چوساتی شراب کا ٹوٹا
بہم شکست و دوستی کی قید تھی میں
ہزار بار گریہ کا بھی زور گھٹا
جو گویا ہاتھ سے ساتی کے آج ساغر
تکست دل کا لگا حال میں بکھوٹے
سر و مال کے آگے ہو کر لڑا
نہیں ہر رنگ تنق آسمان پر پھیلا
ظفر شیشہ ہو صبا کی تاب کا ٹوٹا
برو کا تیری شب جو ادھی کچھ خیال تھا
دیکھا جو ماہ کو تر سے عارض کے دیو
ہلتے وہاں صبا جو زلفیوں کے بال تھے
ہوتا نہ کیونکہ اے میرے کامل بکھے زول
کیا کیا فلک پر رشک کی گھٹا ہال تھا
بے رونق اپنی آنکھوں میں اوسکا جمال تھا
یاں پتیاب رشک کی چلتا وہاں تھا
باعث تری زوال کا تیرا کمال تھا

اور وہاں بند اپنا آنا جانا ہو گیا
کیونکہ اپنا ہی دل صد جاگ سنا ہو گیا
اشک و سخت دل ہی ہمارے آنا ہو گیا
سنگ اسودتیر اشک آستانا ہو گیا
کیا کمون دشمن مر اسارا زانا ہو گیا

روایت بای موضوعه جل اول

مگر از خنزه نمایان شده نذران شب
که شد از کاکهشان چاک گرمیان شب
که ز سامان سحر و ماند و نه سامان شب
جمع عشاق به سخت بر امان شب

کیا سمجھے کیا نباہ کیا خوب
آن نہ قرآن پر وہ شب کو
ہو و غیر کے گھر میں روز جاتے

صد آفرین از تو واه کیا خوب
 تا صبح و کفائی راه کیا خوب
 یان آتے ہو گا ہ گاہ کیا خوب

کلمه سی و چهارمین از تفسیر بیان کلمات

کیونکہ دل ہو کم دن اور سن شاہین دلا
 جدی نہانت ہو یوں دوسرے گم جب سے
 فطر عام پہنان نہ کہین بندہ خاص
 پر وہ غفلات کا پڑا دل یہ اسی کے در
 کر گئی دگر تری چشم پر افسون کا فر

ہو گئی ہر مری فریاد طر سے غاب
 لکھ کے آرام کا ایسا پتہ لکھ کر غاب
 ہو کہ حاضر ہیں اور ہر منہ ادھر غاب
 وہ تو اک لحظہ نہیں چشم بستر غاب
 طرفہ العین میں پہلو نظر سے غاب

گر ہو بہر سر نہ چشم ادسکی خاک نصیب
 ز در سو ہوتا ہو کوئی وصل نہ سیکر نصیب
 پھر پھر نصیب کو زرا پھر کو باقی
 ہو بخت بین تشنہ کا موڑ وہ آب زندگی
 جام جم کی ادسکی نغرون میں کیفیت
 آپ کو پہونچائیں انکے امین ہوں ہی ہو ہو
 وہ رہا جب تک بہر صورت رہا حیرت دم
 خاک ہو کر بھی گئی گردش نصیبوں کی آہ
 جسکی آنکھوں کو نہ تیری خواہش دیدار
 ست اوٹھا آسودگان خاک کو اور روز

سارے ہر چہم بنیں ان کی کیون نصیب
 ہوں تو ہی طالع نہ جنتک اور در نصیب
 ہو گا اس خار اشکافی کو پھر نصیب
 باتھ سے تیری جو ہوا پتہ ہم خبر نصیب
 ہو دچشم مست ساقی کو جو سنا نصیب
 آج ہم بھی آزمائیں ادسکی دل مضطر نصیب
 صورت آئینہ یان جسکو ہو چہر نصیب
 خاک کو ابنی گداز میں ہوا جگر نصیب
 ادسکو دیدار خدا ہو وہ ای کا نصیب
 اک ذرا راحت ہوتی ہو انکو نصیب

آتے آتے میرے در سے پھر جاوہ کیوں
 اندیشہ گشتہ ہو جاتا میری گر نصیب

۱۳
 ہر مری فریاد طر سے غاب
 لکھ کے آرام کا ایسا پتہ لکھ کر غاب
 ہو کہ حاضر ہیں اور ہر منہ ادھر غاب
 وہ تو اک لحظہ نہیں چشم بستر غاب
 طرفہ العین میں پہلو نظر سے غاب
 سارے ہر چہم بنیں ان کی کیون نصیب
 ہوں تو ہی طالع نہ جنتک اور در نصیب
 ہو گا اس خار اشکافی کو پھر نصیب
 باتھ سے تیری جو ہوا پتہ ہم خبر نصیب
 ہو دچشم مست ساقی کو جو سنا نصیب
 آج ہم بھی آزمائیں ادسکی دل مضطر نصیب
 صورت آئینہ یان جسکو ہو چہر نصیب
 خاک کو ابنی گداز میں ہوا جگر نصیب
 ادسکو دیدار خدا ہو وہ ای کا نصیب
 اک ذرا راحت ہوتی ہو انکو نصیب
 آتے آتے میرے در سے پھر جاوہ کیوں
 اندیشہ گشتہ ہو جاتا میری گر نصیب

۱۴
 ہر مری فریاد طر سے غاب
 لکھ کے آرام کا ایسا پتہ لکھ کر غاب
 ہو کہ حاضر ہیں اور ہر منہ ادھر غاب
 وہ تو اک لحظہ نہیں چشم بستر غاب
 طرفہ العین میں پہلو نظر سے غاب
 سارے ہر چہم بنیں ان کی کیون نصیب
 ہوں تو ہی طالع نہ جنتک اور در نصیب
 ہو گا اس خار اشکافی کو پھر نصیب
 باتھ سے تیری جو ہوا پتہ ہم خبر نصیب
 ہو دچشم مست ساقی کو جو سنا نصیب
 آج ہم بھی آزمائیں ادسکی دل مضطر نصیب
 صورت آئینہ یان جسکو ہو چہر نصیب
 خاک کو ابنی گداز میں ہوا جگر نصیب
 ادسکو دیدار خدا ہو وہ ای کا نصیب
 اک ذرا راحت ہوتی ہو انکو نصیب
 آتے آتے میرے در سے پھر جاوہ کیوں
 اندیشہ گشتہ ہو جاتا میری گر نصیب

ایک بن ہ تھا کہ تم جو چھوڑو تھے قریب جام و دوز کے ہیں کہو ہو سنا غم جان کر مار سیر ہو سے نہ لینے پائے عیر کیا دیکھا قریب آن کے لاجول ولا پوچھا محرم میں ہر کیا کہتے ہو کچھ ہو تمہیں کیا	اب لگا آپ ہیں دوز میں دم قریب بار دوا یغیر لگا آپ بھی جم جم دوز کھا گئی شب کو ہم ادس طرہ برجم سورت بھٹا کے د صورت شیطان اس آدم کو واپس دوا آپ بھی کر د لگا محرم قریب
---	--

نوئی کیسا بن قریب دوز عالم دوز
اوسکا جاتا نہیں قریب عالم سے قریب

روایت بانی موصدہ جلد دوم

ہو یا اذ عالم ہو یا اس عالم ہو کیا مطلب ماشا سب کچھ ہنسنے دیکھو ساغر زمین جرات میں سے کہہ لوں نہیں پسکر ہر عرق آدہ غرض تیرے کیوں دیکھتا ہوں سہ نئی کو اپنی سن پائے کے بیچ میں آیا	اسی سے کیا غرض ہو گیا ہو کیا مطلب ہم کوئی کوئی اتنی ہو جاوے ہو کیا مطلب بڑی زخم عاشق کا ارد مرسم کیا مطلب بھگ گیا کہ گمشدہ کو گل و شبنم ہو کیا مطلب دگر نہ دیکھو میر زلف تم دوزم کیا مطلب
---	---

جز یہ سمجھ کر مانتا ہوں وہی جو چھوڑو قسمت میں
رہا دنگو ظہر کیر فکر بیش دکم سے کیا مطلب

روایت بانی موصدہ جلد ہمارم

کبھی چھوڑتے بھی ہیں دوز تو نہیں دوا	تو کہتے دوز میں مر خط کا شکایت دین جوا
-------------------------------------	--

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "اب لگا آپ ہیں دوز میں دم قریب", "ہو یا اذ عالم ہو یا اس عالم ہو کیا مطلب", and "روایت بانی موصدہ جلد دوم".

دلی سزاوارت کی ہر بات پر
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر
دوسری سزاوارت کی ہر بات پر

آپ کی خاطر ہم کسے تعصب واضطراب گو نہ جاوے گی سواری آپ کی غیرت گھر	دیکھ کر تیا ب ہووا اور گھر اٹنگے آپ گھوڑی کا غم کے ہیں سے مٹھے دوا اٹنگے آپ
دل اور بھر کر زلف میں کوئی سلجھتا ہے قطر اور ادبھیگا زیادہ جتنا سلجھا اٹنگے آپ	
بے چسب رخ ہوا اک بر گیرن آپ سے ہے تو خاک بھی کوئی تر عاشق خبات ہاتھ پہونچا بھی نہیں تا سر زلف میں نحت برشتہ اگر ہو گئے سید اپنے دیر کی گھر سے نکلے میں جو تھے تو بیان عشق چکا ڈا اگر داغ الم کو اپنے کھینچیں ہم کلک تصور جو تیری تصویر گر محبت نہ دیا دل کی صفائی میں اثر	مہر اور کسی کا تو نہیں ہے آپ در نہ کتا ڈا اگر زرش میں زمین آپ سے ہم گئے مٹھے دو کیوں جن میں ہیں آپ سے تو چلا اٹنگے سید وہ میں آپ سے آپ نہ نہ جاوے گی نکل جان میں آپ سے آپ ہو کر کشور دل ز برنگین آپ سے آپ بولے صورت گار میں دیکھے ہیں آپ سے آپ میر مرنے کا ادھین ہو گا تھیں آپ سے آپ
کیسی تدبیر ظفر جب وہ کسے اپنا کرم کام مگر دے ہو پنجائیں یونین آپ سے آپ	
کیا ہو مجھے شیدہ وہ گرا آپ سے آپ اوس دل آزار کا کیا جانیا حونی مجھے ہے ابھی رات کمان جا رہی ہا تھا	شش دل اوس کھینچے گی ادھر ہے آپ دل ٹھکنا ہی مراد وہ دہر ہے آپ بول ادھتا ہی یونین مرغ تر آپ سے آپ

کمان کو دین سے ناپا پاں میں سے
رہی ہو خانہ دل و شہرے دل و جان میں سے
چاہا زلف طعنے کا جو ہے دل و جان میں سے
چاہا زلف طعنے کا جو ہے دل و جان میں سے

جو پہلو دھرت ہو گے لکھتے تو بہر دن تم دل میں سوچتے ہو

یہ کیا کہ غیر مگو خط : خط ہو ہمیشہ صاحب رقم جو ہا چھپ

نفس کی ہے جو کہ آمد و شد بخور کر سیر اسکی غافل

کہ دیکھو اے پورے ہی اے کیونکہ اگر وہ وجود و عدم چھینا:

تحدایجادہ کہ ان لیٹرون کو یاد دل چھپ ہے کس بلا کی

کوسے ہی چائے ہن دین دا ایمان کو ڈوکر عینم چھپا

وہ ہے نعیمِ ادنیٰ عاشقوں کے کہ بے تامل رہ دقائین

ادوڑا دی سہرا کیا دم میں سب کے وہ لیکے تیغ دو دم چھپا

طریق ہزارہ آفرین و تحسین کہ وہ کیا خوب است از عین

لکھے ہیں اشعار عاشقانہ اور کھما کے تو نے غنیمت جیسا کہ

روایت بای فارسی جلد چهارم

جان تو ہین جب کے ہکلو تو خواہند زمین آب

حضرت دل و میسر کیا شروع و لکھا ہو

ہو د کس کس لطف و خیر تباری پکی

مطرب لکھو سر و مخ تو کر زود و شروع

موسم اوسر میں ان غافل و مہمان طریق

هم چنین زنده نگه داشتن زمین و آب

شستکاری محبت کو ہن کا زہر دیتا ہے

سخ جی فشر لیت ماه جون اگر نذر و نهین آب

مال و فراہد ملجا کینگے ساز و نہیں اپ

جادوگر بفرمان جهان تهرانی پادشاه

یا رومی با خنکابین طغریا کہتے ہو ورنہ

مین عجیب ضنون بنیمن (کجا نروین ایسا)

نہ اگر خود کھائیگا صورت
 جب کما میں زمین مواتو کما
 اگر وہ یوسف تھا خوب صورت
 ہشت آئینہ عاشق حیران
 آئینہ خانہ زمانہ میں
 درجے قتل ہر مرد قاتل
 اور بھی آتی ہر ہنسی و سلو

ویکھو ہوگی اپنی کیا صورت
 مرنے والوں کی دیکھنا صورت
 تیری ادس ہے بھی ہر موافقت
 چکے چکے ہر تک۔ ہر صفت
 سہو ہر اک انیا آشنا و تر
 ویکھو سب ہن آشنا صورت
 مین چور و ز کی لون بنا صورت

اے ظفر مجھ کو اس قسم کے سوا
نہ دکھاوے کوئی خدا صورت

مست سب جان کو ساقی مخمور کی با
وار پر کھینچو ویا قتل کرد جیسے تم
چارہ گر جان چکے ہو کہ شوگا چنگا
تا توانی سر یہ احوال ہوا ہے ابو
پایا پایا ترا جیسا کہ چاندرا ز کلام
سہمہ آتا نہیں برین غریزہ و زور

سو جیتی یعنی نشو و نما در حقیقت دلیلیات
حق پرستوری بر پای یک در منصب کی بات
مجید سے کیا پڑھو ہو زخم کراںگو کی بات
کہ سنانی سنین دیتی ترور بخور کی بات
کہ پری کا ہر سخن ایسا نہ ہو جو کی بات
مجید من مقدر و زمین یہ تو ہر تقدیر کی بات

و زبانت حسن کا ہر جیب سے قطر ادا سکون غرور
خالی از غرہ مینین کچھ مت مغرور کی بات

[illegible]

خلق کے زمین اتر کیوں نہ کر تیرا سخن
سچ ہے واللہ طف سے تری تاثیر کی رست

اروینت تابی فوقانی جلد دوم

خواہ ہو جو کی از خواہ ہو تواری رست نہ دیا سب نہ خالص تری تر گائی مجھے مارا شکہ کجا جو باز صافا مری آنکھوں سے یہاں پہنچے بہر وقت ہے جسے بوجھو سے کمان خواب کہ رہو اب میں دیکھو بجو گدڑی از طر سے غفلت میں جوانی تری	کے مشکل سے در ظاہر تری تری رست شتر خاری تری بستر میں جگہ تری رست ہر قرہ ایک تری تری رست شتر کا دن در سین فرقت تری رست نئی آنکھوں میں تری تری رست جسے تری میں تری تری رست
---	---

رہشنی ماہ کی ہو اگر دگر دکھانا سے
ایک طرف تاب در اپنے وہ رخسار کی رست

بسنہ طبع جزو میری اک جہان کی رست نگی ہر کان ملاحات جو رست تری رست دکھانا رست مجھ اپنی توجہ دانی کے کسایلی محل شین نے مجنون کے سخی نہ بات کوئی اوس کے تری رست کے تو کیا کہی ماست کہ ببول جاتا ہر	نہ بجا وہ بھی اوس نے کیا کیا کے ہر کیا وہ خدا جگہ کے تری رست نکالی اور کوئی سیر امتی تری رست کہ راز کی نہ معلوم تری رست میں اک آتی ہو اوس شوش کیا تری رست وہ دیکھتے تری تری رست
--	--

Handwritten marginal notes in Urdu script are present on the left and bottom edges of the page, providing commentary or additional text related to the main content.

بیری گلی کی خاک تری خاکسار
کیونکر نہ میرے قتل کا دین تک پہنچا

و دشمن بی کیا بین چشم حقارت و دیکشت
رکعتا ظفر تنفس برین و همک حقیر دست

وہ مجھے حق نادی صنم صورت
ہم تو تر سین جال کو تری
نہیں باقی ہر تیری صورت کو
جڑھتا ہر مہر کا تپ لرزہ
ز قمکان عدم کی بھرتی ہر
ہو گئے ہیں ملین غم یارو
ہا کہ مانی تو اپنی جوم بے

دشت گردی بین بھی طفلی نے

روبرو سے وہ ہر قدم صورت

بنا جو تجھے خواہنا کار دست بہت
 کمان نصیب گالشت صحن گلشن بہن
 بہت پیک صبا او بہت تماشہ شک
 ہمیں دشت مین مجنوں کے سہ قدم گے
 کہ رکھنے بیہ نہ غفلت سوار دست
 ہمارا تیر جو ہو گنہگار دست بہت
 پہونچتی سب خبر تا پای دست بہت
 کہ بھاگ مار کے ہم لا کھینچا دست بہت

ادبیت نای بهندی جلادوم
عاشق مصفا کجوعار
کجوعار کجوعار

٢٤٦

متن تو ایسے ہیں مرا حال تو کچھ کتنا ہوں
 آگیا چشم و بیمار کا دم آنکھوں میں
 ہوں وہ دیوانہ کہ مجھ میں بھی ادیکہ ترن
 اوسے کا لب شیریں کی جے جاٹ لگی
 سیر و آفرین توں نہ طبع سے لایا

اسے طعنہ نہ کیا قطع تعلق ہے

جہتہا و سکاکی سے نہیں ہوند فرام

مین کیا کہوں اس کی جان کا غم نہ
 چھو بھی تفس سے تو کہاں طاف ت پر وائے
 پوچھو کوئی غم کھلاڑ کی عاشق سے حیات
 کہ رہ مقرر مین گاہ نہ بات مین اب اسے
 اوس دور پہ مین مجھ کو رسائی تو کہا
 کیوں آنکھ دھکاتا ہر ترا حلقہ لکھو

ہے میرے لیے سارے خدائی نغمہ درج
 سب مجھ کو بڑا اپنی رہائی کا غم درج
 کہتا ہر فرا کیا یہ مٹھائی کا غم درج
 نے صلح کی شادی نہ لڑائی غم درج
 لیکن ہر قیون کی رسائی کا غم درج
 ہے دلو اسے چشم نمائی کا غم درج

ہر دم ظفر اک بیخ الم کفنی کے دل پر

کسیا با ستمہ رکھتے ہیں صفائی کا عزم و نیت

رد این جمیع تازی جمله چهارم

اگر تو قاتل نہ بن جائے

رب کلاری جلد اول

این کتاب در سبب از جهان

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

[illegible]

این منزه یک نفس در این منزه

بسم الله الرحمن الرحيم

از عاقبت من در بنیاد سلطان محمد

در بیاد و مکان پنهان

از کتب و دستاویزهای این کتابخانه

دوبان جهان کا درویشان

دوبان جهان در میان کوه و دریا
که هر کس در میان کوه و دریا

ایں باب میں مذکور ہے کہ جو شخص

ایں مکان میں سے دوکان

ایک سنگی چوڑی سیڑھی
میں تھیں۔ گھر کے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

تعمیر و ترمیم

باغ بین جلوه تمسار ز کینه خط سبز
 مجنون طار و رهبر گیا انی صورت که در آب
 بنده قرغان کب رگتا قما ی طفل شک
 بنگیا سب سر بر سینه مرآت شک
 چاه بین اوس یوسف ثانی دیا و گیا

ہم کہتے تھے ظفر دل امت لگا ہر ایک
دیکھو۔ اوسکا فرہ آخر کو یا یا بے طرح

ہم مانتے ہیں کسی غمخوار کی صلاح
 اور بیوفائی ہو سکی ترک دوستی
 مرجا نہ ہو جیسے منت کش مسیح
 کاکل میں دل چسپو کہ گرفتار رفتہ
 انکار وصل کیونکہ تیرا مشورہ
 ٹھہری تھی اُنکے آئین کی بیاہ سطر
 کہنے پہنچے پر خرابات کے عمل
 بگشتہ بخت نہ ہوں کہ بخون دلوں میں

کیا ذکر اس نے منہ سے نکالین جو ایک بات
جنتیہ کہ اے ظفر بنو زوہار کی صلاح

[illegible]

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ کتاب
 مولانا ابوالکلام آزاد کی تصانیف میں
 ایک نیا اور منفرد کام ہے۔ مولانا
 نے اس کتاب میں انگریزی اور اردو
 کے درمیان کی جڑیں کو جاننے کی
 کوشش کی ہے۔ یہ کتاب ان کے
 فلسفہ اور خیالات کا ایک عمدہ
 نمونہ ہے۔

[illegible]

کوئی ہو گا نہ زمین جلوہ نما ہماری طرح
 زلف و رخسار و حسن و کاشت و دھڑ
 کوئی ہو گا نہ آسمان و زمین و آسمان ہماری طرح
 زلف و رخسار و حسن و کاشت و دھڑ
 کوئی ہو گا نہ آسمان و زمین و آسمان ہماری طرح
 زلف و رخسار و حسن و کاشت و دھڑ

هو شش و نه فی ثلث چو یکا بود با هم اگر اید هوشیار

کین بخت نیا : در باز و او نه چاره می طرح : نه تمهاری طرح
که تیسرے بیخبر : لیکن کہ غریب تو ہی اے مشفق من

کتابخانه است فیروز خان خراب همدان طبع ۱۳۰۵

بخت اسبچہ نار ساہین ساقی ہو کس طرح
جا کر مینسا ہو دیکھیں باقی ہو کس طرح
معاہدہ میر خدائی خدائی کس طرح
جان بزم رفیق درو جہائی ہو کس طرح
میری نہ ادھر روز لکھائی ہو کس طرح
از سخت جان کی عقدہ کشائی ہو کس طرح

و این دو کلمه را از یکدیگر جدا نمائید و بگوئید
 و نام بگوئید و بنشینید و بگوئید و بنشینید
 من تبارک و تعالی و بگوئید و بنشینید
 جان و دهر و دهر و دهر و دهر و دهر
 و این صفت را بگوئید و بنشینید و بگوئید
 و این صفت را بگوئید و بنشینید و بگوئید

شماره چهارم از کتابهای ایام
در کتابخانه ملی ایران

لایمکی گرمی محبت کے حرارہ سے بنی طرح
 رہتا ہے اور کوا اپنے استارے کی طرح
 نور و اس شامت کے مارے کو نہ مارے کی طرح
 ان کی صفت ہاں لگے جگر سے یہی طرح
 دل کے در پہ ہیں مریاں کے پار کی طرح

This image shows a blank, aged, cream-colored page, likely an endpaper or flyleaf of a book. The paper has a textured appearance with visible creases, discoloration, and faint, illegible markings. The binding edge on the left is visible.

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔
بہارِ شریعت میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب صحیح ہے اور اگر کسی نے اس میں شک کیا تو وہ گمراہ ہے۔

دیکھا جب دشمن تیری چشم کی اندازہ نہ کر	ہم نے جانا گردشِ تقدیر کو اچھی طرح
پنی کیا اچھی عمارت پر ہونا زانِ غافلہ	دیکھہ ہوا گلون کی یان تعمیر کو اچھی طرح
کتابِ قدرت ڈگڑا دس صفحہ زح کی	کیا ہی خطِ خوب سے تفسیر کو اچھی طرح
دل سے گھرا چھپا نہیں کوی ایسا دکھن	بیٹھنے دی اس میں اپنی تیر کو اچھی طرح
ہو رہا ہنسنا غار بھی یا نوسن اب جنون	یا توں نے پردے مری زنجیر کو اچھی طرح
جو تجھ منظور کرنا وہی ہر ایک بار	اسن تو لے عالم مری تقریر کو اچھی طرح
دے کے دل اوس سنگدل کو کر کے ہم امتحان	
سے ظفر اس آہ بے تاثیر کو اچھی طرح	
رولیت حار مہلہ جلد حارم	
سہ سوز غم سے یہ دل بقیاب کی طرح	آتش یہ بقیارہ سیاب کی طرح
کیسے غمِ سیر سے وہ رخسارِ تابناک	پوشید ز برابر جو متاب کی طرح
سنبل جو زلفت قدو ترا ستر کی روش	کھل کر لب ہنر ز گل شاداب کی طرح
رنگین طبیعت اوسکی ہوا لند کس قدر	ہر رنگ میں سگر وہ آب کی طرح
گویا ہوا ایک رجب یا قوتِ ہ دہن	دندان ہن اوس میں گو خوش آب کی طرح
آنکھوں کے عکس میں ہوا چھٹے ہو	آئینہ اوس کے آگے ہوا تالاب کی طرح
عقلیت یہ تم ہماری نہ جاؤ کہ غافلہ	دنیا کو ہم ہن دیکھ رہے خواب کی طرح
ہر خاک و اشک خون کے قبا ہی ہر ہن	تن پر لباسِ طلس و خواب کی طرح

۴
 اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر
 جو طمع و ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا
 چرخ ساغر میں بھری کسکی و گرنہ عشق
 بت ملک بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا

سچ ماہ نو کو یوں ہر ماہ کیون چرخ
 پانوں اپنے ستر آرام پر پہلا چرخ
 نو جو آوے میرے گھر ایسا سوچو چرخ
 مار بارش کی دھرتی پر اگر برسے چرخ
 ہو گیا نہ ہر اب علم و سہرہ دنیا می چرخ
 آنکھیں دکھائیں اسرار آیتیں دکھایا چرخ

آنکھ اوں جو رشید و ش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جا چرخ

جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام تلخ
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہر شیر تلخ
 خون دل جو حکامی و پیاسین درام
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو
 حرف جانیکار زبان پر لانا اور جانان م
 زندگانی کیونکر نہ پھر اسی بت خود کام تلخ
 ورنہ لگتا ہر ہر اک انسان کیو دشنام تلخ
 ساقیا ایسی کہان ہوگی تو گناہم تلخ
 نخل تربت میں لگین میرے کون دایم تلخ
 رہو وہ میر حق میں جیسے موت کا پیغام تلخ

حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار
 صبح کی او سکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ

رویت خارجہ جلد دوم

عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر
 جو طمع و ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا
 چرخ ساغر میں بھری کسکی و گرنہ عشق
 بت ملک بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا
 سچ ماہ نو کو یوں ہر ماہ کیون چرخ
 پانوں اپنے ستر آرام پر پہلا چرخ
 نو جو آوے میرے گھر ایسا سوچو چرخ
 مار بارش کی دھرتی پر اگر برسے چرخ
 ہو گیا نہ ہر اب علم و سہرہ دنیا می چرخ
 آنکھیں دکھائیں اسرار آیتیں دکھایا چرخ
 آنکھ اوں جو رشید و ش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جا چرخ
 جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام تلخ
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہر شیر تلخ
 خون دل جو حکامی و پیاسین درام
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو
 حرف جانیکار زبان پر لانا اور جانان م
 زندگانی کیونکر نہ پھر اسی بت خود کام تلخ
 ورنہ لگتا ہر ہر اک انسان کیو دشنام تلخ
 ساقیا ایسی کہان ہوگی تو گناہم تلخ
 نخل تربت میں لگین میرے کون دایم تلخ
 رہو وہ میر حق میں جیسے موت کا پیغام تلخ
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار
 صبح کی او سکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ
 رویت خارجہ جلد دوم
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

اگر اشارت به او شد و در ابرو کا تو پھر
 جو طمع و ہاتھ کھینچے وہ ہی تیر کا ہاتھ
 چرخ کی بھر کوئی دفر ہے یہ اور نہ کہ
 ہے فرا برسات کا تجھے و گرنہ ساقیا
 چرخ ساغر میں بھری کسکی و گرنہ عشق
 بت ملک بجائے نہ دیکھیں دیکھو اب کیا
 سچ ماہ نو کو یوں ہر ماہ کیون چرخ
 پانوں اپنے ستر آرام پر پہلا چرخ
 نو جو آوے میرے گھر ایسا سوچو چرخ
 مار بارش کی دھرتی پر اگر برسے چرخ
 ہو گیا نہ ہر اب علم و سہرہ دنیا می چرخ
 آنکھیں دکھائیں اسرار آیتیں دکھایا چرخ
 آنکھ اوں جو رشید و ش کی پھر نہ جاؤ اگر ظفر
 اسکی کچھ پروا نہیں پھر تاسے گر بھر جا چرخ
 جب ہو تجھ میں مجھ خواب و خود آرام تلخ
 اس شکریہ کی زبانی لگتا ہر شیر تلخ
 خون دل جو حکامی و پیاسین درام
 چشم یار کا کشتہ میں ہیں آہر ہو
 حرف جانیکار زبان پر لانا اور جانان م
 زندگانی کیونکر نہ پھر اسی بت خود کام تلخ
 ورنہ لگتا ہر ہر اک انسان کیو دشنام تلخ
 ساقیا ایسی کہان ہوگی تو گناہم تلخ
 نخل تربت میں لگین میرے کون دایم تلخ
 رہو وہ میر حق میں جیسے موت کا پیغام تلخ
 حرف میری تلکامی کا جولیوے ایبار
 صبح کی او سکی زبان ہوا طفر تا خام تلخ
 رویت خارجہ جلد دوم
 عجب طرح کا ہر دن رات آسانگو چرخ
 ہمیشہ چرخ کو تو اس کے اک تہان کو چرخ

میز گاہ سحر زخمی تو کر چسکے	بھر کھینچتے ہوتے میان یک نشد و شد
جل ہی رہا تھا آتش اندوہ غم میں	اوشو لگا جاگر دو دھان یک نشد و شد
میٹھے میٹھے خالقانہ میں ہم سب کے پاس	بھر باد آیا دیر نمان یک نشد و شد

کی دوستی ہوا جس بت کا فرسوا و خطر	دشمن ہوا ہر انا جہان یک نشد و شد
-----------------------------------	----------------------------------

روایت ذوال حجر جلد اول

کیونکہ خسر و کو لگین اوسکی نہ دشنام لزم	جسکا شیریں ہونے لانا نام خدا نام لزم
شہر لنگ کہ شہادت کے ہیں اونکا قاتل	کیون نہ شہرت و ہون ایم مصداق لزم
یہ مرقند و شکر میں بھی نہیں ہے ہرگز	لب شیرین بر حسب بین دلایام لزم
یا وحشیم بت بدست میں ہکوسا قی	وقت می نوشی کے کیا لگتے ہیں دایام لزم
لگ کے تو نخل محبت میں دلا ہو نچتہ	یعنی ہوتا نہیں ہرگز مرقم لزم
بے گمان سبب بھی میں بھی حلا و ایسی	بوسہ جو ہر ذوق کا ہر گل اندام لزم

جو فرہ بادہ الفت میں طش کے دیکھا	ایسی ہوتی سنیں ہرگز می گلفام لزم
----------------------------------	----------------------------------

جھپٹا یا توڑ ہے کسکا کو اڑ میں کاغذ	دھرا ہوا ہر جو پٹ کی ڈراڑ میں کاغذ
لکھ جو محضر خون کو کو باہن کے عشق	تو برگ لال ہو مہری پہاڑ میں کاغذ
کسیک لکھتے کچھ خط وہ پلنگ پر میچو	مجھے جو دیکھا جھپٹا یا نو اڑ میں کاغذ

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like "دل کا کاغذ", "بوسہ", "عشق", and "دل".

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

<p> شہادتین کے مترادف ترمیم نکلا سیکڑوں کے مجموعے میں لکھ دو درجہ جرم و فساد کی تفسیر </p>	<p> میرا قرآن کی تفسیر کا پہلا کاغذ نہ ملا نسخہ اسیر کا پہلا کاغذ دلچسپا ہ مری تفسیر کا پہلا کاغذ </p>
--	--

سید نوشت اسے ظن ہے اپنی زمین پر بی حافی
سب وہی اک خیراقتہ در کا مہلا کا غد

روایت را در مقام اول

خدنگ عشق دایا پلر کو توڑ کے پا
 ہزار ہن روزان در بند کی گنج آباد
 اسو نہ آنکھوں میں تل سمجھو نہ رو بہ رو
 اتر سکا نہیں دریا عشق کو کوئی
 فلک سدا ہمارے گزر گئی اس طرح
 کیاں ہوا دس لکھ بار کہ ہونٹوں کی نمود

یہ تیر وہ ہے کہ جاو خیر کو توڑ کے پا
 کجاہ جاو کی دیوار و در کو توڑ کے پا
 نظر کا تیر گیا ہر نظر کو توڑ کے پا
 چلا ہے کس لیے فریاد مہ کو توڑ کے پا
 کہ جیسے تیر کوئی ہو سپر کو توڑ کے پا
 ہو ہن ہار یہ گلبرگ تر کو توڑ کے پا

تلق سے قناب من حال اوس بن
طاف ہو اسی قناب نہ تھر کو توڑ کے یار

وقت غفلت و روی نیک نام و شیاری
 از بچلا و صنم من مستی نیک
 و درندگان محبت کا جیون علاج
 خواب کی سیر اور ہر اور سیر میداری
 تیری شان حسن میں طرز ادا داری
 کس طرحے ہوسکے یارو یہ بیماری اور

کھا کر دیکھو کہ کیا ہوا ہے۔ یہ تو وہی ہے جو پہلے
دیکھا تھا۔ اب اس کی شکل بدل گئی ہے۔ اب اس کا
رنگ بھی بدل گیا ہے۔ اب اس کے ذائقہ میں بھی
تبدیلی آگئی ہے۔ اب اس کو کھانے سے لگاؤ نہیں رہا
ہے۔ اب اس کو پینے سے لگاؤ نہیں رہا ہے۔ اب اس
کو سونے سے لگاؤ نہیں رہا ہے۔ اب اس کو اٹنے سے
لگاؤ نہیں رہا ہے۔ اب اس کو چلنے سے لگاؤ نہیں
رہا ہے۔ اب اس کو سمجھنے سے لگاؤ نہیں رہا ہے۔
اب اس کو محبت سے لگاؤ نہیں رہا ہے۔ اب اس کو
خوشی سے لگاؤ نہیں رہا ہے۔ اب اس کو زندگی سے
لگاؤ نہیں رہا ہے۔ اب اس کو خدا سے لگاؤ نہیں
رہا ہے۔

پیدا گاہ کر کہ بجلی حسن یار سب جا ہے آشکار
 شعلے سے طور کے مہین کم روشنی میں ہر سنگ کا اثر
 کیونکہ کعبہ و کعبہ میں مرا رہتا ہے تو سر گرم جستجو
 تو حبکو ڈھونڈھتا ہے چھپا وہ بختی میں ہے پر تو ہی تجھ
 جوش بہار حسن کسی گل سے اے صبا ہے یہ جنون کا جوش
 مصروف استغیر جو گریبان وری میں ہے ہر غنچہ ہر سحر
 ہے دور جام و صحبت یاران زمرہ دل کیفیت جباب
 کچھ ہے اگر مرہ تو یہی زندگی میں ہے باقی ہے درد
 اے خود پرست پوچھتا کیا ہے خدا کی راہ ہے وہ بہت قریب
 گم کردہ راہ آپ تو اپنی خودی میں ہے اے سوختہ جگر
 صد داغ سوز عشق سے کھا بلکہ صدمہ ہزار ہر داغ دل پہ لو
 لذت بھرتو نصیب اگر عاشقی میں ہے اے سوختہ جگر
 انشاے راز عشق ذکر کیلئے چپ کی بات پر وہ ہی خوب ہے
 جی ہی میں پڑھنے دے جو کچھ جی میں ہے خاموش کے ظفر

یا تو وہ کہتی تھی سرگوشی ہمیں اس قدر
ہم کو یاس اٹھاتا و ہر بات پر پہلوتی
ہوش بین آؤ ہمیں کہتے ہو تم ہوش
یا لگی ہوئے سخن بونسی ہمیں اس قدر
اور تعین تنگ ہم آغوشی ہمیں اس قدر
کیون بیان دل ہوش بہوشی ہمیں اس قدر

بملاحظه می شود که این کتاب در سال ۱۳۰۲ خورشیدی در شهر تهران
چاپ شده و در سال ۱۳۰۳ خورشیدی در شهر تبریز چاپ شده است.

و فوراً شکونہ کا ہر ہمارے بچتے بالوں میں ہن تملر سے

یہ گیتوں کے ہون عشق پر نکھار زمین پر گوہر فلک چہ ہستہ
بھیچوے پانوں میں ہن نمایاں تو سر پہ داغ جڑیں فروزان

پھر پھر کے پانوں میں ہین نمایاں تو سر پہ داغ جبین فروزان

نہ دیکھیں دیوانے تیرے کیونکہ زمین پر گوہر فلک پر اختر
دراچین عرق نشان پر تو اپنی افسان دکھا دے چکر

ذرا جبینِ عرقِ نشانِ پرتو اپنی افشان دکھا دے چکر

که تا نظر آئین ماه پیکر زمین به گوهر رنگ پانز
نه سبز و گل به جوش مشیم نه حمکے جگنون هوا به هر دم

نہ سبزہ و گل یہ چو شمشیم نہ حمکے جگنون ہوا پہ ہر دم

نظر سب آتے تھے محکوم کی سرزمین پہ گو ہر ملک اختر
اودھ تو فوارے چھٹے ہیں اودھ میں اشجار پر چراغان

اودمتر نواری چھتے ہین اودمتر میں اشجار پر چراغان

زمین نہایت ہی قحطی یہ مشکل طفق کے استاد مریدہ کامل
نئی ہے سیراک چمن کے اندر زمین پہ گوہر فلک اپنے خضر

زمین نہایت ہی تھکی یہ مشکل طفقے کے استاد پر وہ کامل

غرض و کماذوسی شکار زمین به گوهر فلک به اختر

بجز انکو کب راضی ہوں ہم نصیب کے جانے
 تاسف کو بہن کے بار کوہ غم اوٹھا دینے
 ترا گھر میرا کاشانہ تھا اب یہ غیر کا مسکن
 انہو دیکھا ترا ہی گریہ وہ پیر و کتاسے
 ہمارے دل کا عقدہ غنیمتیں کوئی کھلتا ہے

رکھی در مرغ روح می کشان یک باده از
 چکستا تھا یہ سر شیریں کو سنگ آستانہ پر
 تسلط از غنای پایا ہمارے آستانہ پر
 کہ محبو آگ لگتی ہو تر در آفسو بہا پر
 کہ دانشدہ سلی ہو موقوف تیر کھلا پر

۱۰۰

وہاں سے واپس آئے اور ان کے ساتھ

25

فمن كان منكم

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

١٠٠

۱۹۳۷

[illegible]

در نای نام من هر دم یان کھار با نوحه
آتا زبان یہ میری جیب نام جو تھا

پیونجی بدو گو میری گشتا طغر، بدو سر
یا بو علی قلندر یا بو علی قلندر

بلا دگر نہیں کہتی تو ہم ز رہتھیلی پر
 دل اسو زبان کو مس کر کھنڈ لو لیکر پھیلی
 خدا جانی کس رشتہ قمر کی بندر فاطمہ
 جہن میں کون دے نوشی کو آیا ہو اسانی
 کوئی اس طفل کو ہنگام بازی کا سر نہ
 لگیں میں انکو مت سمجھ کیا اعمال لکھنے کو

قدم وہ عشق کے کوئے میں گاڑی اور طغرانیہ
کہ جو سربازانہ رکھلے پہلے مستحلی پر

روایت می‌بندی جلد اول

دیکھو دیکھو کور او کافر بے پیر نہ تیر
غل سدا وادی حشت میں رکھوں گا ہر
دیکھو ملک نور سے آئینہ دل کو میرے
سایج زر کے لیے کیوں شمع کا کھڑکی

کمال اس کا کہ تمام دنیا کی ہستی اس کے ہاتھ میں ہے
 جو خدا کی ہستی کے ساتھ ہے اس کی ہستی کے ساتھ ہے
 تو ہم سب اس کے ہاتھ میں ہیں اس کے ہاتھ میں ہیں
 تمام انسان کی ہستی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے
 اس کا اصل ہستی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے
 تو جاننا ہے کہ اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے
 اس کا ہستی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے
 اس کا ہستی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے
 اس کا ہستی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے
 اس کا ہستی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ہاتھ میں ہے

[illegible]

دریغ بین و حاکم جلد چهارم
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

| | |
|------------------------------------|--|
| بی نہیں لگو کا گلشن میں بھی دن اگر | بسکہ ٹیکو ہو گیا از کد پیا خزان سے انس |
| طرز گریہ و ہمیشہ دیدہ تر کو مرے | آستین سے رلبہری یا گوشہ و اماں سے انس |
| ساتر ہی سے رہیگا دیکھنا بجز وصال | سے نہایت ہی کچھ تیرے غم ہجران سے انس |
| تم ہو جاوے قیامت شک خصلت سے انس | جہاں ہرگز نہیں انسان کو شیطاں سے انس |

ہونہ گر رسم و خط و پیغام اونسے اے ظفر
اؤنگو بھر معلوم ہوو انہا کس اونسے اوش

| | |
|------------------------------------|-----------------------------------|
| لب شیرین کو تری چاٹ کر بس چشم گس | بھی نظرون میں سے جاوے بس چشم گس |
| میں وہ لاغر ہوں کہ بن جاوے خشتی | اپنی تر گانہ اگر دی کچھ خس چشم گس |
| لب کا تل نقطہ مقابل ہو دو چاقو | ہر حرفیہ نظر سو دیکھ چشم گس |
| تنگ چشتی تجھ ہو کیونکہ تہ اے اہل س | تو گس در تری چشم ہوں چشم گس |

رنگ خال لب شیرین سے ظفر اوسے بند
نگران سو سے شکر لاکھ برس چشم گس

دریغ بین و حاکم جلد دوم

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------------|
| چاہیے درویش کو کیا بادشاہ لیا | چھوڑ کر دلچ اپنا کیوں بندہ مگانہ لیا |
| رکھو ناقص عقل کہ جو مرد فرزند لیا | پر نہ عورت کو بناو مرد مرزا نہ لیا |
| خاک کو کوچکی تیرے اچوتن پاوی | جاننا ہر ناخبرہ یہ تیرا دیوانہ لیا |
| بادہ کش افسی ہیں سپر گرچہ پریشیز | چھین کے سداوہ کے گریم پیانہ لیا |

دریغ بین و حاکم جلد دوم
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

دریغ بین و حاکم جلد دوم
در بیان حال و سبب و اثر و عاقبت و...

خاک و باد و کشتن و چرخ جام و سیر
کیا عدم میں بھی دیکھنا نہ ہوشی کی

ہم وہ آوارہ و سیر طفر میں کہ ہیں
نہ تو ویرانے کی پرہیزگری نہ ہستی کی ہوس

روایت شین معجز جلد اول

بھولانہ تجھ یہ کبھی اس یاد کو شاہد
ہر روزیستم تادہ ہر روز دنیا ظلم
گویانی اگر ہو لب لباب ہم جگر کو
تازک ہر تو کس کام کا نام شاہد گردل
المت لکھ کہ ہوئی اتنی تو تاشیر
یہ قتل کا ہر شوق کہ آڑ جاے اگر سر
مرغ حین قدس کو اس دام سے کیا کام
کیا طرز و قاعشق کو سکیم ہر دلا واد
مرمر کے ہوج داخل حبت غنی آدم
آسان نہیں سنگاب سہرا کے مرنا

شاہد ہر دل نا شاہد کو شاہد
ای شمع شکر تری ایجا و کو شاہد
اتنا کہے اوس خبر بیداد کو شاہد
نولاد بنا آئینہ نولاد کو شاہد
کتے ہیں وہ شکر مری زباد کو شاہد
پیدا ہو صد اخلق سے جلا و کو شاہد
پر کھینچ ہی لایا مجھے صیاد کو شاہد
شاہد ہر تجھ اور راد کو شاہد
پر چھوڑ نہ جاؤ پر راد کو شاہد
کیا کام کیا عشق میں زباد کو شاہد

ہیں لاکھوں خیالات میں فکر سخن اپنا
قیری طفر اس طبع خدا زاد کو شاہد

ہمیشہ باندر بھی شاعر شہاب کو دانش
بڑی ہی جھوڑ ہیں کتو میں یہ کوشش

بہارِ حیات میں ہر لمحہ کی طرح
میں نے اپنے دل کو تیرے لیے
تو نے میری ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو

میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو

میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو

| | |
|---|---|
| ظالم تری نگہ میں ہو کر تر کا خواص
حق میں تری شہید کے آب حیات
فسخ میں میر گرت پغم کے لکھ لکھ
سوانی اوسکا پای بہ زنجیر کیا رہی
سمجھے نہ اپنے لائق خدمت تہ شاہ حسن
ہو کیوں نہ خاکسار محبت کا دل غنی | رکھتا ہوں دل ہمارا بھی تجھے
کیا کم ہو آبِ حیاتِ شہید کا خواص
کا نور بھی ہو تو صلیبِ شہید کا خواص
رکھتا ہوں وہ تو نالہ زنجیر کا خواص
شاہِ حیات کا ہو کہ جہانگیر کا خواص
ہو خاک کوئی یا رہن اکیس کا خواص |
|---|---|

| |
|---|
| رہتی ہو اوس جہن پہ گرہ کیا سبب طفر
کیا اوس میں بھی ہو زلف گر ہیر کا خواص |
|---|

روایت ضاد معجمہ جلد اول

| | |
|--|--|
| نیکا لینگے تری لعل سین پر اعتراف
سمنے کی ہو جان کنی ادا ہو سونگہ خارجی
لاکھ سچ و تاب کھائی صبح و ریا پر کمان
ہو پھر صبح قیامت پر قیامت آشکار
شاخ سنبل ہو کھا در شاخساز زلف گر
نایب گنبد اگر اک اپنی ورد آہستہ | زلف ہی گرتی ہو کیا شکستن اعتراف
واجبی ہو گر گرین ہم کو کہن اعتراف
کر کے اوس آستین پر شاکی اعتراف
گر نکالے کچھ ہر چاک کفن پر اعتراف
قدر ترا کرنے لگی سر و چین پر اعتراف
اناکہ نکالیں خیمہ خرچ کن پر اعتراف |
|--|--|

| |
|---|
| آج اس اہل سخن کو استقدر مقدر ہو
کر سکے جو اہل طغیانی ترے سخن پر اعتراف |
|---|

میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو
میرے دل کی ہر بات کو

محمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب
بن ابراهیم بن محمد بن علی بن ابی طالب

دل و سکی جنبش تر گان سر کیون خنجر کرد
 اوٹھا کر آنکھ دیکھا چمن میں نہر گسے
 ملوان میں اپنی کف پا سجا سنے دیہ تر
 رکھیں ہم ادس دلہنم آشنائی کیا
 نہ توڑ و دل کو مر دای تیان سنگ دل
 کہ اس مریض کو بان بیا ہوا کا لحاظ
 رہا جو او سکوتری چشم مریض کا لحاظ
 مگر ہے مجھ کو ذرا سرنخی خاں کا لحاظ
 نہ پاس یار کا جب کو نہ آشنا کا لحاظ
 درو خدا کر و خانہ خدا کا لحاظ

مختلف بلاد و دیو سے بہر کے ماہر و مخبر
اگر اوٹھانا ہے منظور دلربا کا لحاظ

از دولت نظامی معجز حل چهارم

گلی میں یاں کی تہ زکھا قدم پہ لحاظ
 ہماری شکل نے سب حال کی یادوں
 فلم وہ کرتا ہین اس پر بھی ہاتھ اچھا
 جب اس کے حسن میں یوسف نور کا ہمسر
 مبادا چونک ادا ہو خواب ناز سے وہ گل
 ابھی ڈوبے میں قیون کے گھر کے گھر لیکن

گئے بھی تو بادب آؤ بھی تو ہم پہ لحاظ
 زبان سے گو نہ کہا ہے دل کا غم پہ لحاظ
 اگرچہ کر کے ہین خطا دن کو ہم رستم پہ لحاظ
 تو جا چھپا وہ پس پردہ عدم پہ لحاظ
 ہین میں جاؤ ادا باد صبر دم پہ لحاظ
 ہم اس کے آگے نہیں ہوؤ چشم غم پہ لحاظ

طفہ نہ پھینچ سکی اس موکر کی جب تصویر
تو سر جھکا کے ادھائے نہ ہو تسلیم کا

روایت عین ممل جلہ اول

[illegible]

دین و دنیا کی باتیں
میں نے سیکھ لی ہیں
میں نے سیکھ لی ہیں
میں نے سیکھ لی ہیں

| | |
|-----------------------|---------------------------------|
| پاسیہ وایستادہ میں | تارکھ دیکھ کہ اپنا دھبت میں قدم |
| سوزش عشق سے تھی سو کی | چارہ گر جا رہی تھی نہیں گریں |

اے تیرے شیر رخ یار کے کیا کام اسکا
اے خاتمہ غم کی نیرم سے گردور کی

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| جیسے کہ صفت کتنے ہیں خریدار ہون | دل را لیسے کو اس طرح سوا لہ زدن |
| اگر صیاسی کردار کی تاقیہ تار ہون | ہون نہ وہ کیا گریہ زلفت سواد کی تہ |
| پیر مہربان کی عیب کیا ہر تہ | گر تیرے گھر میں رہن سرا امی گل |
| طرح نماز زندان میں گریہ تار ہون | لہ عشاق ہر روز زلف سے گل |
| اگر سبک دہی کے سبب طالع بد ہون | کیا تیرا شاہی جوئے شہ سے آؤ تہا دین |
| کہ مری چشم میں آنسو کبھی دوبار ہون | پیش کر یہ مجھ دیا نہیں اتنی در |
| ایک کو قتل کو جیسا تہ تم کا ہون | نہ اندازہ ادا کی تری کیا جان |
| تیرے کوڑ میں نہ کیونکر ہو بیمار ہون | شہرت امی بار جو تیرے پاسیائی |

اے تیرے کوئی کہ جو تہیت نیا طراہی
جب تک اوس زلف پر نشان کے ستار ہون

اے دل لیسے عیسیٰ، صبا حلیہ حرام

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| ہر کام کا اک وقت ہی ہر بات کی ہر دم | اگر دن کا نہ موقع ہو تو ہوت کا موقع |
| میں نے سیکھ لی ہیں | میں نے سیکھ لی ہیں |

میں نے سیکھ لی ہیں
میں نے سیکھ لی ہیں
میں نے سیکھ لی ہیں
میں نے سیکھ لی ہیں

| | |
|--|--|
| تکلیف کے ہم نہ کھنڈے گا اور کچھ قاصد
ہر پہلے عشق کے آرام ایک دم میں تو
یہ جان کنی جو بڑا کام مشکل اور فریاد
اس قرآن عدم کی خبر خدا جاسے
نہ راہ کو گھیرے تو یہ سبست میں عشق کی نام
قدم سچے رکھے دل رہ محبت میں
جو دیکھیں تیلہ دل میں رہتا اوست کی | کرنیے خط میں رقم اپنی یکنام تکلیف
کرسے ذرا جو میان ہا سچ دم کینہ
اس کو اپنی میں کینہ جو کم تکلیف
اگر اذ کو پین جو یا جانب عدم تکلیف
اوتھا تو جان پہ جو اس قدر میں تکلیف
یہ راہ وہ ہو کہ جو جہنم ہر قدم تکلیف
کرن نہ شیخ جی صاحب سو خرگرم تکلیف |
|--|--|

دیا ہے ایسے ست گر کو دل ظلم سے
کہ جس سے جان کو ہو پوچھو دوسرے تکلیف

رولیت قاصد چارم

| | |
|--|--|
| تجربہ شراب عیش کے پتھر پہ چار حرف
نالا ایک حرف شکوہ زبان پر نہ چرخ کا
جہاں جواب نامہ سلم بھر کے خون سے تو
الفت کی شرح کو میں بیا ضیق بہت سیاہ
بیاد تو ہو رقیب کے کوٹھی پہ تم مگر
ناحق جو کینہ رکھتا تو مجھے اسے حسب
روز ازل سے نام محمد کے اسی ظہر | اور اس طرح کے ہمزہ چار حرف
بھیج اے ستم شعار کینے پہ چار حرف
وہی کھینچ اپنی کشتے کے سینے پہ چار حرف
پھیلے ہیں یہ ہزار سفینے پہ چار حرف
سن جاؤ میری ٹھہر کے زین پہ چار حرف
تفت تجھ اور اس سے کینے پہ چار حرف
کنہہ میں اپنے دل کو گینے پہ چار حرف |
|--|--|

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is written diagonally and horizontally along the left margin.

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is written diagonally and horizontally along the bottom margin.

رویت کاٹا جیل سوم

خطا وارڈ کا خط کیا گیا جو نامہ پرن
بلیئر سے دو گنا نظر گاہ یا رکیا گئی
جو دل کو راتوں دل کو کیا مشکل ہو رہی تھی
زبان پر نہیں لانے کے ہرگز حرف شکوہ کا
یہ گیارہ روز ایسا نہ تھم مجھ کو نکال دیا
ففس سے چھٹکے مرغ نہ تو ان کیا جا گئیں
چمن میں نہ نہ شک فتن ہو جا ہر غنیمت
بھلا آتا تو روز بجا اگر منسلوب ہے زبان

کہ ہن رستو میں لاکھوں طرح کا خوف و خطر وہاں
 جہاں تک پہنچ سکتی ہو پہنچتی ہو نظر نہ
 تیرے دل کی خبر یہاں تک مرد دل کی خبر وہاں
 ستم کرنا جہاں تک ہو تجھ کو منظور کر دیاں
 پہنچ جائیگا اگر مجھ سا کوئی شور و مہر نہ
 کہ جھڑپ نہ ہن سے جا جاؤ سب کو مگر وہاں
 شیم کا کل مشامین تیری پہو اگر وہاں تک
 ہوا کر اشک لیجائیں مجھ اور چشم ترواں تک

ہمیشہ حضرت ناصح حسین بائیں ہاتھ سے ہن
کبھی تشریف یحیٰ کی نہیں یہ امر طغرزان تک

میری در محبت کی کیا تصویر دو لون کی ملک
برتنے نال کی میر کچھ شہرت کم نہیں
میری ہر تہا نہ سنگ نیست تو دو لون ہے
تیس سے نیسے کہانی میر مجھ سے کی
جو لکھا تو میں نے لکھ دو ہی لکھا دوست
دو لون دو زبان دادا دمن میں ہی

وہی ملوک اور وہی رئیس و دونوں کی ایک
آتش افروزی میں تو تاثیر و دونوں کی ایک
فرق انہیں کچھ نہیں تعمیر و دونوں کی ایک
یہاں سے ایک اور تقریر و دونوں کی ایک
قاصد کیا ایک قلم تحریر و دونوں کی ایک
قتل کر نہیں سہ تر میر و دونوں کی ایک

[illegible]

پود چرخ گوشت کے بیمار محبت نزدیک
 محبت غیر میں کچھ ایسے کھل کھلایا
 روز محشر سے بھی یہ رات دیا و ہزار
 دور الفت سر میں فانی گرجا کے پڑھو
 بھاگتے دور میں مونس شب تہائی میں
 ایسے بھر سکتا چشم مرد ہونٹھے

۱۔ حفظ کفر و کفایت بستم و فسق و فجور

کیون نہ ٹرھ جائیں کہ آئی سے قیامت نزدیک

کیا تجھ حسن میں ہو کوئی اور صنم شریک
 نیا ہوا نہ عشق میں کوئی شریک حال
 انداز تازہ عمر نہ آن واد اترے
 کرتا ستم جو روز فلک چرٹے نئے
 عاشق ہو یہ حُفرت دل ہر کسبویہ قم

پیدا ہوا نہ ترا خدا کی قسم شریک
 صد آفرین نصیب کہ رہو زنج و غم شریک
 کرتے ہیں قتل محبویہ ہو کر ہم شریک
 کیا جا کون اسکا ہوا ستم شریک
 اس بات میں نہ آئیے پڑ نیکی ہم شریک

اوس ذات لائیں کہ قربان اور فطر

جبکہ کہ مندرجہ ہے اسی کی قسم شریک

اکنون این داستان هم اگر دوزخی بودن
 انوارک بات بھی طف و دوزخی بودن

4

۱۰۸
 سب کائناتیں ہیں بے شمار
 مگر کائناتِ حق ہے بے شمار
 سب کائناتیں ہیں بے شمار
 مگر کائناتِ حق ہے بے شمار

| | |
|--|---|
| غصہ بھی زمین خون لپی ہو بہت | ساتھ کھانا اوتھ کر جیب ان پھیلا کر کھا تو ہین |
| کچھ تو ہوا دیکھو مرا ایمن بھی ایشی رہن | گایان جوتلج تیری آنکھ کھا تو ہین لوگ |

| |
|---|
| کیون نہ اب یہ ہودہ نکھسے ہر یقین وہ بد گمان |
| چھلیان جا جا کے میری اے ظفر کھا تو ہین لوگ |

ردیف گات جلد دوم

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| سوزش عشق کی ہر یون ل جیا لا | جسطح آتش سوزان کی ہو سکا لاگ |
| آنکھ کس طرح لگی میری کہ تجھ بن ہر | خواب کو چشم کو چشم کو ہر خواب لاگ |
| آبرور کنی ہر دریا کو گراہی منظور | کھو باندھو میر دیدہ پر آب سے لاگ |
| کام مسجد کو مجھ کیا مگر اوس ابرو | شوق میں اپنے لگا دی مری محزا لاگ |
| آپکی زلف کو حلقے سول اے رجب بن | اس شتا ور کو ہر اوس حلقہ گردا بسو لاگ |
| دل لگا اور حسین سے مرا تیرے سوا | لگے خوشی نہ بردا کی متاب لاگ |
| جام کو تر کو بھی ہر منہ لگا دی ساقی | جسکے ہو لب لگی جام کو ناب لاگ |
| آنکھ اوس رخ سی لگی یون سی جیلا | گل خورشید کی خوشید جانا تاب لاگ |

| |
|------------------------------------|
| کی ہے جس روز اعدا لگا دیا اوس |
| اے ظفر باندھی ہر اوس شوخ احباب لاگ |

ردیف گات جلد سوم

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| آگے تو میرے سقد رہتا نہ کبھی لاگ | اب ہوئی ایسی کیا خطا رہتا ہوا لاگ |
|----------------------------------|-----------------------------------|

سب کائناتیں ہیں بے شمار
 مگر کائناتِ حق ہے بے شمار
 سب کائناتیں ہیں بے شمار
 مگر کائناتِ حق ہے بے شمار

پاؤ کیا شکستہ نئی لعل خط و خال کا
کیا غیب سے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر
دلکو بکڑا ہی دیا چم ڈاس یار کے ہاتھ
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منم نہ فقیر
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے جوتے لوتے ناک بال کا
بیچ کر آپ کو میاں دین جال کا
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا
جیسے ہو جاوے کم جنس کس سال کا
ابرنیسان دم گر یہ کر دال کا
کبیں کس کی گران و کبیں سال کا
لیتا سودا کوئی ایسا بھی خال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طفر مرنے نہر
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اکال کا

سوز غم میں یہ ملا اذیت بڑی پیر کے پھل
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہر
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر کے
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن
ہے ذوق سب کا پھل اذوق پیر کے
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہر

دل جگر و دلوں کے عاشق دلا کے پھل
پھول بھیا پیر ادھین شمشیر کا پھل
دل مرا جان مکان کو ہر تر کے پھل
لیکن افسوس لگو نہیں تاثیر کے پھل
حال مشکین جو کئی ہن ہن انہی کے پھل
کہ نہیں کھاتا کوئی نخل جو نصیر کا پھل

پھل ستارہ کا منجھ سے طفر کیا پوچھوں
سب وہ کرتے ہن موافق مری نصیر کے پھل

وہ کیا شکستہ نئی لعل خط و خال کا
کیا غیب سے شوق اسیری میں جو مرغان اسیر
دلکو بکڑا ہی دیا چم ڈاس یار کے ہاتھ
قدریوں الفت دیر نہ کی دمی اذ گشتا
لایا دامن میں گھر بھر کے مگر دیر نہ سک
ہو دنیا کی سبکدوش نہ منم نہ فقیر
دل بلاؤں میں زلف کا ہو کر خواہاں

پہن مائے جوتے لوتے ناک بال کا
بیچ کر آپ کو میاں دین جال کا
پھر سکا پھر نہ چکا یا ہو دال کا
جیسے ہو جاوے کم جنس کس سال کا
ابرنیسان دم گر یہ کر دال کا
کبیں کس کی گران و کبیں سال کا
لیتا سودا کوئی ایسا بھی خال کا

ماہ نے جمع کیا سیم طفر مرنے نہر
پھر جو دیکھا تو نہیں یار کے اکال کا

سوز غم میں یہ ملا اذیت بڑی پیر کے پھل
باغ عالم میں ہن جو مرد کو خواہاں نہر
کھاڑی ہن شاخ گمانسہ تری ہی پیر کے
باغ دل میں شجر آہ لگائے ہن
ہے ذوق سب کا پھل اذوق پیر کے
رکھو اس باغ میں فیض کیا حیرت نہر

پھر تے ہین مہر و میر جو کسردان
لکھوں دیتے ہین میر نالہ آدہ
پہونچ منزل پہ ہم سفر اور ہم
جاؤ غماز کی نہ باتوں پر
یہ جو تم دیکھتے ہو عفت میں
مہر کیا ذرہ کیا کہ سب میں
شمع میں ہے وہی تجلی نور

خاطر اس سے نہ گزر زیادہ کلام
کہ وہ ہے مژد خو خدا کی قسم

کلیں کہ یہ اگر تیرے خزانوں کے کام
 کام کرتا مٹا کر خاک و فداک ہوتا شریف
 طمع و حرص ہوا ذکیا انسان کو خراب
 دولت عشق ہے سینہ جو اہر خانہ
 کرتا ہے حسن کی نیاں سہرا اب تو جو قسم
 روش نقش قدم خاک میں ملے ہیں سدا

اسے طغرائیک بھی کام اوسکا قریب سے نہو
بے قسریہ کرے گر لاکھ قریبون کر کام

سازمان اسناد و کتابخانه ملی
دانشگاه تهران
کتابخانه مرکزی
کتابخانه تخصصی ادبیات فارسی
کتابخانه تخصصی تاریخ و جغرافیا
کتابخانه تخصصی علوم اجتماعی
کتابخانه تخصصی علوم طبیعی
کتابخانه تخصصی حقوق
کتابخانه تخصصی پزشکی
کتابخانه تخصصی هنر
کتابخانه تخصصی زبان و ادبیات
کتابخانه تخصصی فلسفه و الهیات
کتابخانه تخصصی علوم انسانی
کتابخانه تخصصی علوم ریاضی و فیزیک
کتابخانه تخصصی علوم مهندسی
کتابخانه تخصصی علوم پزشکی
کتابخانه تخصصی علوم اجتماعی
کتابخانه تخصصی علوم طبیعی
کتابخانه تخصصی حقوق
کتابخانه تخصصی پزشکی
کتابخانه تخصصی هنر
کتابخانه تخصصی زبان و ادبیات
کتابخانه تخصصی فلسفه و الهیات
کتابخانه تخصصی علوم انسانی
کتابخانه تخصصی علوم ریاضی و فیزیک
کتابخانه تخصصی علوم مهندسی

بروانه لوگنار جلاخو جوانی جان

۱۔ اوسکی کمین تمع شہناک تہم

کشتکار در هر قسم از طبع و استعداد

رکنہ انیادیکھتہ بہال کے احساں راہنہ رقم

دوستی جو کچھ سچا ہے اس کو دلی سے دیکھو

بسمی انکار دل سپردی رستی من هم

ساخته یاقوت و فیروزه و گزیندین و یاقوت و فیروزه

الف باب سیرین شامل سیرینی و سیرینی

سبحانك يا ذا الجلال والإكرام

پایه بود و در این پایه بر سر دروازه ایستاده

زیر میر علم بنی ان کو دیے ہیں دعا

کتابت در روز دوشنبه ۱۲۰۲

یخت بل عمارت و بنا و دیوار و پرده و ...

محمد حسن عاقبا بر لعل افشای خود را بکتب

ول رقبہ ایسے ہوتا ہے

عزیز و ارجمند

ول قدا آئے ہیں نام محمد بن پانہ ظفر

عشق اپنے پر کامل سے نئی بستر میں ہم

روایت میسوم جمله چهارم

و بکمان زبان که محمود بن سیراس

سے بھی الزمین لہاں میرا پس

لیا اسم پر صبح بخیرین جو مریضین

بیشتر می نمود و این عادت نیز باطل

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ عَنْهُ وَمَا يُبْدِي لَهُمْ

و گدا و زکا که بر سر بستان کمرها سر

[illegible]

دیکھو ماہی اور نیوٹن کے یہاں اوقات میرا

7/20/00 10:00
 7/20/00 10:00

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 | 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 | 26 | 27 | 28 | 29 | 30 | 31 | 32 | 33 | 34 | 35 | 36 | 37 | 38 | 39 | 40 | 41 | 42 | 43 | 44 | 45 | 46 | 47 | 48 | 49 | 50 | 51 | 52 | 53 | 54 | 55 | 56 | 57 | 58 | 59 | 60 | 61 | 62 | 63 | 64 | 65 | 66 | 67 | 68 | 69 | 70 | 71 | 72 | 73 | 74 | 75 | 76 | 77 | 78 | 79 | 80 | 81 | 82 | 83 | 84 | 85 | 86 | 87 | 88 | 89 | 90 | 91 | 92 | 93 | 94 | 95 | 96 | 97 | 98 | 99 | 100 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|

54

151

مجلو یقین بر بات مری بھو بھانگے | و شیکے گرا اگر چہ وہ سو بار نبھیں

جس شرح غریب کی روون دفتر سیاہ ہون
کیونکہ قلم سماوی وہ دود جا رہندین

نہ پوچھو اوس ہر نامہ زبان کی باتیں
 وہ بوستے مہین گویا بے باعث ملکین
 جو ایک ہو تو کون میں تو صبح تیرا شام
 نہ کچھ شکوہ مرا جا بجا کہ سب سے مرہین
 تری ترہ تری ابرو مجھ میں یاد آئی
 کیا ہو جس نے کہ بازار عشق میں دا
 کے ہر صفت کو کچھ اس طرح نہیں
 بہنیں دقت ہی کرنے پہ امتحان وفا

زمین کی ہون تو کسے آسمان کی باتیں
 پر اد نکو اتی ہیں سار جہان کی باتیں
 ہزار دن سنتا ہوں اوس ملکات کی باتیں
 اوسی مکان پہ ہوں جس مکان کی باتیں
 جو کوئی کرتا ہے تیرو ملکات کی باتیں
 اوس سے پوچھو سود و زبان کی باتیں
 سمجھ میں اپنی تیرو ناتوان کی باتیں
 کہ اور بھی ہیں بہت امتحان کی باتیں

وہ گالیاں ہی سنا رہا ہے اسے ظفر لیکن
نیکوے خوش آتی ہیں اس پر زبان کی بات

چور سے دل کی باز خواہجھاؤ نہیں
 دل سے بائیں کیوں تری تھوڑی
 تیرے لیے اٹک کسی اٹکاؤ نہیں
 تھکے اڑھاتا ہاتھ کے جھڑکاؤ نہیں
 مشکین بیا کھینچو لٹکاؤ نہیں
 کچھ پیار ڈگلیوں ہی کی کھڑکاؤ نہیں

[illegible]

بڑا کرتا کہیں کس واسطے باتیں کیا کی
تیر کھیلوگ میر قزل کی جی دہنیں کہہ

حلاوت مرعاجو کچھ کہ انیا تھا سہ کہتے ہیں
جو کو چرمین مر قاتل کو چہ پتا ہے سرور

طریق سر اور تقریرانی ایک ہین وادون
اونہین جو کچھ کہتے خط من لکھ اٹھا سکتے ہیں

بلا سحر کر چہ ہوتا رہا دل افشاہی رہی زمین
 ہنساتا ہی ذرا تو عالم رویا میں جو آکر
 بڑا ہی کشتی اقصا ک کار دنیا زمانے میں
 مری دیوانگی کا اتر پیروہی عجب عالم
 ہزاروں لگی کوشل بین دین نہیں لگتا
 غباراوشیا رکھ دسویں راہ ہر زمین جاتا
 سناہی نوح کو طوفان کو یاروں کا نون سے
 لگتا گیسو کو کہ مثل شمع گھل گھل کر

نہ رو کو مجبور و نہ فرما تا ہر بدین
 بسر کردتا ماری شب تیشا ہر بدین
 مری آنکھوں نے وہ طوفان کیا ہر بدین
 کبھی رو دین ہنسای کبھی ہر بدین
 جو تجھ بن اپنا جی لگتا تو لگتا ہر بدین
 اگر یہ میری چشموں سے روان کیا ہر بدین
 مگر آنکھوں کے اپنی ہنر وہ کیا ہر بدین
 بہا جاتا ترا دسوز مہر پایا ہر بدین

خفقہ ہر نار و دھن جا کر سامنے کس کے
رہا کون اپنے آنسو بولتے والی ہر دھن

یون سول سوز غم سر اٹھا دل کو داغ میں
 رخ پر ترے پسینے کے قطر وں کی ہوا
 ناصح نصیحتیں تری ہم سن چکے بہت

جیسے بھڑک گیا ہوسب لڑا جلاخ میں
کیا پھول چاندنی کو ہیں متساوی مانع میں
خاموش ہو کہ اب زمین مانتا مانع میں

ف

کیا خدا کو وہ ملاوٹا ہو گا۔ اور خدا کی عبادت

اسے خط نسخہ میں سے لیا گیا ہے

جو کہ واقعہ نہ کہیں خوشی کے آئینے میں

گرفتار کا یہ غم تو ہمیشہ دکھادو

ما حشر ننوخواهش زشاره سنبیل

تجملہ کتب انجمن اسی قسم

یاں ہر کشتن لے عین لایا کشت

اینی بی رویه آموک بهیونی و زیادت

ممنوع گفت میرزا یونس پس ای کاش

یا کہ تم انہی مجھے سونپ کر دے

تم بگو اگر زلف کبریا در گهوا و

کتاب جگود ریایرکی از شمیرد کساو

سے مجھ سے کوئی صاف تیرا کماؤ

ورنہ کوئی ایسا توہین تیر دکھاؤ

ہر آج قضا کی گلوگیر دیکھا دو

تبدیل قوافی سے شاعر و محبین کو اس قدر

اگر او غزا کر بدین مختصر سرود بگوید

شکل جو سوز دل سے گلو گیر آہ ہو

سید مرتضیٰ کا چشم و ہوا ہوا گر

دکھان و ن ہون جو سب زرش دیکھو

ملک جلا رہے تھے مگر سوز سنا

چو کمان منتهای عیان : در سر تیر آید مهر

جون مرد آس چوسيان توقير آه

حیران و یکجہ عالم تنویر آہ ہو

مانی که کینه می خوری تصور آه

مالان ہن امک غم سے ہمراہیے طغیانی

کب اوس کے دل میں دیکھے تاثر آہ ہر

[illegible]

360

...میں نے اپنے

سازمان امور مالیاتی کشور

[illegible]

مجلس

[A large rectangular box containing dense handwritten Persian script in Nasta'liq style.]

| | |
|---|---|
| <p>خدا کی واسطے اے ہمدرد نہ بود تم
 تمہارے عشق کی رسوا کیا جہانیں ہمیں
 منہ تمہاری جو تیغ نکلا، کے ادا عیان</p> | <p>پیام لایا، کیا نامہ بردہ ان سنو
 ہمارا ذکر نہ تم کیونکر اک جہان سے سنو
 تو میری زخم جگر کے لب دیوان سے سنو</p> |
|---|---|

طفت و ده لوبه تو کیا دیگر کوئی دشنام
هوتو که دشنام هوا و س شونخ و لسان گنو

کستای کون تیرے کہ خبر یہ گفت نہ ہو
خاطر نشان نہ دل کی تپو دک فلک کبھی
آتی پرینہ کی بی عاشت کی تو صد
جیت تک کہ خوب عشق میں عاشق خواب
بہترین و چھڑاں سے مرے خیمہ تر ہنس
برحق ہیں جان نثار محبت تامل نہ ہو
جیت تک کہ تیرے تیرنگ کا ہر دم نہ ہو
مخل میں اداس کی گرہیں آزار و فتنہ
جاری وہ یہ کہ ہو مجھ غر و مشرف نہ ہو
نارازان درخوش آب یہ تو ای صدق نہ ہو

اقترب ہے ہمارا پرندہ دار اسے طفیل
گو وہ اگر نہیں ہے ہماری طرف نہو

اگر ہر دل میں محبت کا داغ اچھا ہو
 کہیں نہ سیر ہو جی می کشون کا اسامی
 ہر دم داغ سرور سوز دل کو نینکلو
 غم کو محبت ہو کس طرح اطلق میں تیرے
 دل اوس کی زلف نہ کر کو چر میں گم میرا

[illegible]

تیری خراب نام ابرو دین تو پیدا کرے
دع کرنا بکا ادا تار کچھ منسوب رہو

ہاتھ سے جا کر ظف بجھ رہا تھا آری یاد آئی
پر ہر دل گم جسکا ادسکو جیتا واجب ہی ہو

روایت و او خلد سوم

گر ناز و دہش من رکھیں کے بانو
 وحشت کو میری دیکھ کے جو جو جوڑی
 اور عشق کیا صلاح دیتی تیا نہھے
 اتنا آہ و نالے سے اپنے ہلا
 شیریں کو بھر نہو ہوس سہرخی کفک
 یاں تک ہی شوق دشت نویدی کے دوں
 شیطان کو سوچی اپنی اگر خدمت و شو
 لیونکر کل سکے دل وحشی کہ نہیں گئے

دشت جنون میں اتنی ہی دوست نہیں تو کفر
بھی ہمارے حواکِ ذرا مرے دیوانہ مرے ہائے

دوست با هم ہو تو پورے دوستی کے ہر ہر
سچ بن میں کیا کر دے یکسو نہیں کر

کتابخانه عمومی
دانشگاه تهران

۱۳۴
فصل اول در بیان احوال و حال
و در بیان احوال و حال و در بیان احوال و حال

[illegible]

ادعای کار و کاسبی
 ب سوادین کین و کدم
 بیایم آردن دین
 نین یی چشم و خون
 ریه دور کیم باز
 ظم جی که دوش
 جیستی ای دزدی

دولت وادب و حکمت

135

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

دیوان مطلق کار دیکھ کے کاتبین کہہ رہے
لکھیں کہاں ملک ترے ہم کامیات کو

بر معاویہ گرنے جو ہر غرٹ کو قیر آہن کو
 گلے میں پہنچ جب زنجیر زر کو وہ پری آہ
 برہن اوس صنم کی دیکھ کر تصویر کاغذ پر
 دل پر سوز سینہ میں بہا رہی وہ انکار
 گر انبار و نکاحی صحبت سیکاروں کا زیبا
 محل سہی کا ہے انسان کا تو قالب فنا کی

تو مجھ میں تیغ جو بین بتر تیش آہن کو
 تریہ دیوانہ ڈاسے پانوں میں زنجیر آہن کو
 نہ تصویر حج کو پوچھ نہ تصویر آہن کو
 ادھکان کی نہ تاباد کے ہوا نشیگر آہن کو
 ہتھکے کی کمان میں کون پھیرا آہن کو
 فنا ڈھارے کا خاک میں تعمیر آہن کو

عجب کیا فیض صاحب دل در میر پر نغمی تیرہ بختوں کو
 بل و تار یاس ام طغیانی تاثر آہن کو

کیا دیکھ کر کوئی اوس رخ ریش کی تال کو
 بودی عرق سیار کے خوشبو میں مرغ
 سودا بھی نہیں تری لہو کی امیری
 ہے سوتن بوسہ لب کیون تر جھین
 ہم نے دیا وہ مہرک عشق میں جواب
 کہتی ہیں بادہ نوش فشر میں شفق نہیں

و در دماغ مجسمه بود اجاب من رویت نشاک
و در زمین ایستاده بودی او را خبر کردی
و در غایت غایت او را خبر کردی او را خبر کردی
و در غایت غایت او را خبر کردی او را خبر کردی

تہ چھوڑا پر نہ چھوڑا منہ مانا غیر کا پیار
متمناری دوستی میں مر گئی لاکھوں نہ چھوڑا

برون کو منہ لگاتی ہو بھلائی نہ ہو کہو نفرت ہو
ظلمت کو رہیں پس غم بھلائی نہ ہو کہو

تمہو زلف شکمن کی کیسی نیندھا مجھ کو
 کہا بلبل نے عشق گل بن جا حاصل نہو مجھ کو
 کسی رت تو میں در خدمت پہنچوں کہ جانان
 کہوین کیا غیب سے کیا آگیا اک دل پہ مکیا سا
 مگر دنا لہ دل نہ بھری ہین کان اپنے تو
 محبت کو جو ڈل اتیا میں سہل سمجھا ہے

فرا اس عشق کا وہ ہے کہ جس سے سب مر بیٹھے
مہین ہے یاد دنیا کا طغیانی کوئی فرا مجھ کو

یون ہین ان تہم ند ہونگ تو ہون د
 بتون بر زاہد و گرم ند ہونگ تو ہون د
 اگر ہم بائل زاشت دو تا ہونگ تو ہون د
 ملنسکے بلوس آساتہ میدان محبت
 در آئین سنی ہ مقتل عشاق تک نہ

این کتاب در بیان
 فضائل و مناقب
 حضرت علی علیه السلام
 تألیف شده است
 و در بیان احوال
 و سیرت آن بزرگوار
 و در بیان صفات
 و کمالات او
 و در بیان
 مناقب و فضائل
 او تألیف شده است
 و در بیان احوال
 و سیرت آن بزرگوار
 و در بیان صفات
 و کمالات او
 و در بیان
 مناقب و فضائل
 او تألیف شده است

| | |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری | اک خدائی سو کیا دل و منم برداشت |
| جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پات | اگر شکر تو جو ہو تیغ مستم برداشت |
| ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے | لیقلم کا غم مرے نا، کیا غم برداشت |

کسکو برداشت اتنی کسکا عشق میں یہ حوصلہ
ہو طوطی کی طرح چرخ و الم برداشت

| | |
|--------------------------------------|--|
| توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ | تیرے گہر گدہ پر سیدھا مر گھر کا رستہ |
| رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا | دیکھ لہو دل کہ یہ ہو خوت و خطر کا رستہ |
| وہ نہ آیلو شب عدو تو ہم مسیح تلمک | سینھے دیکھا کیسے اوس شکر کا رستہ |
| نہ کراہی پر دہ نشین وزن دیوار کو بند | دیکھ رہے دی کھلا تو یہ نظر کا رستہ |
| تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ ہے | ٹپے گھڑی بھرتی کیا آٹھ ہر کا رستہ |
| چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے | بند ہو جائیگا فریاد جگر کا رستہ |

پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن
روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ

| | |
|-----------------------------------|--|
| نجل ہے دیکھ کے ابرو دہاں کیسا کچھ | اسی سو جاڑ کہ ہو جاں کیسا کچھ |
| فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم | کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیسا کچھ |
| جو دوستی وہ ہیں دشمن عجب تماشے | ہوا دیگہ زبانی کا حال کیسا کچھ |
| مری زوال سو جاں لوگاں کو ہیرے | زوال یہ تو ہو گا کمال کیسا کچھ |

Handwritten marginalia in Urdu script, including phrases like "جی لکے کیونکر کیں اپنا جست تری", "جان اپنی اوٹھا دیستم کش کیون نہ پات", "ہو گیا مضمون گریہ کی مری تاثیر سے", "کسکو برداشت اتنی کسکا عشق میں یہ حوصلہ", "ہو طوطی کی طرح چرخ و الم برداشت", "توڑ کیا جاڑ نکالا ہے کدھر کا رستہ", "رکھ قدم راہ محبت میں سنبھل کر اپنا", "وہ نہ آیلو شب عدو تو ہم مسیح تلمک", "نہ کراہی پر دہ نشین وزن دیوار کو بند", "تاماہ شوق کی تاثیر سے فاصلہ ہے", "چارہ زخم کو سینے کے لگامت مانے", "پاسبان چنگے تری کہ سبے میں نا کھون لیکن", "روک سکنے کا منین کوئی ظفر کا رستہ", "نجل ہے دیکھ کے ابرو دہاں کیسا کچھ", "فلک کے منے تار تو کر نہ معلوم", "جو دوستی وہ ہیں دشمن عجب تماشے", "مری زوال سو جاں لوگاں کو ہیرے", "اسی سو جاڑ کہ ہو جاں کیسا کچھ", "کھنڈ نہ یہ کہ تو اس رخ کا حال کیسا کچھ", "ہوا دیگہ زبانی کا حال کیسا کچھ", "زوال یہ تو ہو گا کمال کیسا کچھ".

بہارِ عالم میں ہر شے کا ایک نقشہ ہے
جس کا نام ہے خلق و کائنات
اور اس کے اندر ہر شے کا ایک نقشہ ہے
جس کا نام ہے حیات و موت
اور اس کے اندر ہر شے کا ایک نقشہ ہے
جس کا نام ہے کائنات و عالم

اپنی طاقت کا اور یہ نقشہ
اونکی محبت کا اور یہ نقشہ
اپنی ہمت کا اور یہ نقشہ
اس خمارت کا اور یہ نقشہ
تیرے قامت کا اور یہ نقشہ
اوسکی خصالت کا اور یہ نقشہ
سوز الفت کا اور یہ نقشہ
اس حقیقت کا اور یہ نقشہ
وردِ فرقت کا اور یہ نقشہ
تیری وحشت کا اور یہ نقشہ
کہ محبت کا اور یہ نقشہ
اپنی حیرت کا اور یہ نقشہ
اوسکی صورت کا اور یہ نقشہ
ہر حالت کا اور یہ نقشہ

اب تیرے کا اور یہ نقشہ
سیری محبت خوش آؤ کیونکہ
دل تو کیا جان تک بھی دین تکو
جہاں تیرے تب غم کیسا
ہے قیامت کا اوسکو کیا نسبت
سید باکون پہ چہرہ ہو جانا
تیری ان معروہوں پر بھی
جائے کیا بوالہوس حقیقت عشق
کیونکہ جان پر درد مند ترا
تھا تو مجنون کو بھی خون لگین
نقشِ حب نگہ دین عبت احبا
جب سے دیکھا ہے تجکا آئینہ رو
کھینچ صورت نہ اوسکی صورت
کرتے جراح چارہ کس کس کا

اے طغیانی جہاں میں خلق کمان
اب تو خلقت کا اور یہ نقشہ

کتنی عجیب ہے وہ جہاں کا نقشہ
اے مہرِ کرمیو ماں بہن کا نقشہ

بہارِ عالم میں ہر شے کا ایک نقشہ ہے
جس کا نام ہے خلق و کائنات
اور اس کے اندر ہر شے کا ایک نقشہ ہے
جس کا نام ہے حیات و موت
اور اس کے اندر ہر شے کا ایک نقشہ ہے
جس کا نام ہے کائنات و عالم

یہ کہنے کی کئی جگہں خاتمہ قدرتی

کہ جس سے ہو ترا مشہور نام بیوہ
 یہ کہ خیال ہن صبح و شام بیوہ
 ہوا کہ خالق کا کیوں از و حام بیوہ
 بغیر بادہ کہ میستا و جام بیوہ
 ہے ایک لاف کہ ای خوشترام بیوہ
 کہ گاعرض نہ کچھہ غلام بیوہ
 کلام کرتا ہی ان لا کلام بیوہ
 ہمار عشق میں بین دہنوں کام بیوہ

کہ کر ہر ایک کو خود کلام بہودہ
 نصیب ہو گا نہ ہرگز وہ بوسہ رخ دور
 تر و شید محبت کی نقش پر قاتل
 ہوا شکستہ خونِ نوبہ فیاضہ ہر دیدار
 تر و ترام کے آگے غرور ستند حشر
 جو دل میں آسوز یاد و محکوم حضرت
 نہیں دہن میں مر غنی لب کی جان
 نہ کچھ گریہ حاصل آہ و نالہ کر

چیز ذکر تیری کچھ اپنے غصے سے تو ذکر خدا
بغیر اسکے ہیں باتیں تمام یہود و

اگر کسی ہاتھ سے ٹوٹا تراق سے شیشہ
 ہر انصیب کبھی اتفاق سے شیشہ
 ملے ہر جام سے کیا اشتیاق سے شیشہ
 بھرا ہوا ہے یہ ہر نفاق سے شیشہ
 تو آذر ہم میں اک طمطراق سے شیشہ

ہین تو جام ہی پر التارہا ساقی
 بیت توتین عیونی ہر دم صلی
 نہ کر فلک سے طالب شربت بہت کی
 اگر اشارہ ہو چہ چشم مست ساقی کا

[illegible]

[illegible]

واقعت نہیں تم میری تشریف آوران
 اور چشم مفتن کی کس سے منت
 کہ شکر پہنچل میں یوں انجمن آراہ
 یہ یاد رہے کہ یہ منت کی یاد

کیونکہ تو ابھی سا راجل چرخ کس جاو
 کرنے کو نہ ہمیشی آہوی حلقن جاو
 کیونکہ نہ تر در بابل یہ شمع لگن جاو
 کیونکہ بھلا ایتا ہے گردن جاو

میدان سخن بین دو گنجینه سے فطرت سے
بجول آیا فیضی بھی بان طرز سخن جاو

سچ کہو آئے کہان ہو شمع کھو ہو
 ہرمان ہو پڑ بھی گنہگار متصور ہو
 یہ نکل خور وہ جن کے پیرا میرا نظر
 نہ دیکھو ماقیاد گردش خستہ تیرا
 مہر زخم جو کراؤ دنیا میں تیرا
 رند کر کے زانو او سحر جانچ کر

جس سے اپنا تھا خط و پیغام جاری اور ظفر
استدر من وہ تو کہا کہ قلم کھینچو

اے غنچہ دہن سیر تو ستر گاشان ہر
 رستہ پر اک عالم روشن ہو چکی ہے
 شہر دین ترکان میں تہن تخت جگر آرا
 دل کیوں کہ شکستہ ہو تو بھی گل خندان
 پروانہ میں تیرا ہون تو شمع شبستان ہے
 ہنگامہ میں یہ اور مزم کیا سیر خرغان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

176

جلد آگے محکمہ قلمی میں لکھی گئی کتاب
دریعام ذکر انکو پیام مترتب ساقی
دوران کے سنل جاؤ انقلاب
نکتا چار بار پڑھتا رہا باب ساقی

مے کے نشہ میں لکھو اور اک غزل مغرب
ہر شعر کا سمجھے یا آپ کتاب ساتی

سچا اپنا اندرون میں عہد شباب ساقی
 آنکھوں میں مجھ کو دین ہم افتا ساقی
 تیرے لیے جامِ حباب ساقی
 لایا ہوں تیری خاطر جامِ شراب ساقی
 جو یاد تو ہے شب کو یاد رکھ ساقی
 سوچ نہیں گو بھی ہے تیج و تاب ساقی
 پیچھے ہیں جنت و دل ہم جا شراب ساقی
 کیا غلوہ گر ہیں با ہم سر قبا ساقی
 پیپ صبا نہ لکنا اب آشتاب ساقی
 ساغرِ حیا پر نہ ناچشمِ مرآت ساقی
 شیشہ پر عینِ ناز مست خواب ساقی

کیونکه نه گشتی در هر دم در حجاب ساق
 و در جام گل من بھر لرزه سبب ساق
 اس بر زمین خوش آمد و کینه کز شیرین
 سخت دل برشته تر گان به به نهین
 ابرو کا تیر در جلوه دیکھا ہو شاید
 سنبل و کیا پریشان و دیگر زلفی
 ساغر گشتی ہماری مت پر چھو کر تجھ پر
 جیز لست زخ کو تیر و دیکھو یہ کی در
 اس را بر اسن ایمن دل کو گمانہ میر
 تجھ پر شک ہا ہے تجھ پر یہ کونست
 ساغر گشتی فاطمہ پر اسن رین کیا

اسی کی گلام میں غلام سا
 دوسے لاؤں میں ہوں جو غلام
 ہو گیا نہ وہ ہو گیا
 وہ آدھے میں نہ آؤں نہ رہ
 ہو گیا نہ وہ ہو گیا
 کبھی دل نہ

کہ گل لعل و دھون
 دے کیا کہ دن بت بے شمار
 ہو کے زندہ ہو گیا
 دہ ہو رہا ہو گیا
 من ادھر خواب ہوں در بدر
 کہ گل لعل و دھون
 دے کیا کہ دن بت بے شمار
 ہو کے زندہ ہو گیا
 دہ ہو رہا ہو گیا
 من ادھر خواب ہوں در بدر
 کہ گل لعل و دھون
 دے کیا کہ دن بت بے شمار
 ہو کے زندہ ہو گیا
 دہ ہو رہا ہو گیا
 من ادھر خواب ہوں در بدر

وہ کہے جو مجھ کو آؤ گھر مجھے اوس کے گھر سے
ہوئے نہ وہ ہوئے
گھر سے وہ اودھر رہیں میں اودھر
کہیں کہوں
مرا اور اوسکی ایک لک یہ بوقت
ہوئے نہ وہ ہوئے

یہ ہے کہ کیا کروں اب
وہ ہو سکے یاد آتی ہے

مستقل ساغر کر یا شیشے ہیں یہ ڈھلے پر
چٹ میں بانی ابھی کیونکہ بادل کا پردہ
داغ انگاروں کے سینہ میں منتقل کے ساتھ
بوجھ سے لپکے میان ہر لحظہ ہیکل کے پر
قشہ لب کی درمیان میں ہم ہی قتل کر دے
کل میں تو فرشتے کے سطح مغل کے پر
آبے دریا کی چھاتی پرین جیل کے پر
پارہ یا قوت ہیں اسن میں فیل کے پر
اب تھک سوتے پیار تم جہان کا کوئی
نوح تیرے کان بات ای پیٹ کر ہاں پر

یاس داغ و لکھنو غم کی ہین چھلکے پر
 دیکھ کر اے مردمان اسن شہرگان کو مر
 اپنا ہر وہ سینہ سوزان کہ جسکے رشک
 کیونکہ میں آغوش میں کھینچوں سر جسکی کمر
 سب ہو سیراب آب تیغ اتر قاتل
 تو ہی گراں بخواب ہوئے نہ اے آرام خان
 مت جابا دنکو سمجھ کر تو ہین سیرا گم
 فیض سے خون کٹ کے پاپا ہمارا خون
 کیا میں نے چھپا بہت مجھ معلوم ہی
 بوئے ماتھا کوٹ کر آخر کہا ہی پر کہا

سجہ گوہر کی کتب خواہش ہے ہماوای ظفر
ہین گلین ہارا نے یان مسلسل کدوری

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

چو شکر یہ نہ کچھ دیدہ تر بیٹھ۔
دیکھنا ہم نہیں آؤ گئے کے میان تملک
نیا ہوا ہو خفا یا دل یرد اخ جو ہم

وہ ہے اور اب
کے کیا کروں اب
یاد آتی ہر اوس آنند رو کی کہ
سب گھبراہٹ میں جا رہا ہوں

جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے میں یہ ذکر جانے دے
کون کیا خاک اسے نافع شکایت اس میں دو کی ہے
الم اور غم سے جو گزرے جگر پر منجھ نہ کھلوا دے
نہ پوچھو آہ کیا حاصل شکایت اس میں دو کی ہے
کون کیا شمع اور گلگیر کا نہ گور میں تجھ سے
سہرا پایا شاہد محفل شکایت اس میں دو کی ہے
حقیقت ابر و ثمرگان کی اپنے پوچھ مت ہر دم
ہین لکھو کے یہ قابل شکایت اس میں دو کی ہے
کیا جو تیغ و خیزنے ترے سودل ہی جانے ہے
زبان سے کیا کون قاتل شکایت اس میں دو کی ہے
دکھایا اور سنوایا جو کچھ ہے دیدہ و دل سے
خلف کس سے کون شامل شکایت اس میں دو کی ہے

| | |
|--|---|
| ہو رہا ہے نشہ جام و گلگون بچھو
بہ ہفتا ہر کون شہر عشق میں مجھ کو
خاک میں لمبا لنگا اے سر گلشن تو بھی
ایک عالم تھا ترا ازل و ابد سادہ رو
اشک کو کیونکر نہ اپنے ہو چاہیں | شیشہ دل ہو بہت نازک وہ کیونکر دین بچھو
اک دیا تقدیر فریاد گوشہ ہامون بچھو
گرد کھلاو بوز را وہ وہ قامت بوزوں
آئینہ فر کو رکھا ہوا پناہ مفتون بچھو
حق تعالیٰ فر دیا ہر وہ لب میگون بچھو |
|--|---|

جگر اور دل کی کیا پوچھو ہے میں یہ ذکر جانے دے
کون کیا خاک اسے نافع شکایت اس میں دو کی ہے
الم اور غم سے جو گزرے جگر پر منجھ نہ کھلوا دے
نہ پوچھو آہ کیا حاصل شکایت اس میں دو کی ہے
کون کیا شمع اور گلگیر کا نہ گور میں تجھ سے
سہرا پایا شاہد محفل شکایت اس میں دو کی ہے
حقیقت ابر و ثمرگان کی اپنے پوچھ مت ہر دم
ہین لکھو کے یہ قابل شکایت اس میں دو کی ہے
کیا جو تیغ و خیزنے ترے سودل ہی جانے ہے
زبان سے کیا کون قاتل شکایت اس میں دو کی ہے
دکھایا اور سنوایا جو کچھ ہے دیدہ و دل سے
خلف کس سے کون شامل شکایت اس میں دو کی ہے

ہما کو خطرہ تھا کہ لوگوں میں چہ چہ اور کچھ
 ٹکڑی ٹکڑی ہو کر اڑ جائیگا سب شک و
 آننا ملے خاک میں جو خاک میں ڈھونڈ کر پائی
 اور آنا ہی کیون گن گن کر رکھتے ہیں
 ہو گیا جسدِ ان اپنی دل برداس کو اختیار
 جب قدم اوس کا فریب کیش کیا نب پر
 کھینچتے ہی تیغ ادا کر دم ہوا انبا ہوا
 اور تو غم ہار ساری کر کے غمخوار گی

شکوہ عیاری کا یاروں کے بجا ہوا غم
اس زمانے میں ہی ہر رسم یاری ہوئی

شاخ فرغان میری کب شکون پانی میں
 جوش گر۔ زمرہ کینچا میان ملک مروج
 بحر و بر خالی نہیں گردش زدوں کے دیکھ لو
 آتش دل سے دور امیر سمندر استدر
 دیکھ کر تری لب دندان گو مار و شمع
 میری آہ و اشک سرخ زہرین کا پتہ
 عشق میں اس شکل کے استغنیایا نہیں

یہ حقیق البحر کا دیکھو شجر پانی میں
 گنبد نیلی نیرنگ نیلو فر پانی میں
 ہے جو خشکی میں بگولا تو بھنور پانی میں
 چاہتا ماخذ ماہی اپنا گھر پانی میں
 نعل تھیر میں چھپا جا کر گھر پانی میں
 وہ اودھر آتش میں پڑا ہے پانی میں
 کوہ بھی اشکوں کے میرے تاکر پانی میں

[illegible]

ہم کو کیا کام ہو ہم کو کون شکایت والے
پھرتے کب عمار فاسے ہن محبت والے
چھوڑتے دختر زکوہن کوئی متوالے
اک نگہ پر دل و جان و نون کچھ دیر ہن
قیمت حبس دل اپنی کون میں کیا سستی
نہیں آنسو ہو رحمت کے رشتے نارال
شعور پر وہ اٹھا منھ سے نہ تو نرم ہیں
عاشقوں کو نہیں کچھ کا فروغ دیدار سو کام
یہ شمشیر ستم رکھ ہی دیا سہرا اپنا
ہم نے اس بت میں جو دیکھا ہی نہیں سکے
وسعت ملک سلیمان کو سمجھتے کیا ہن

کچھ کہیں یا نہ کہیں اپنی صحبت والے
سر پہر یا کرین بکباک کے نصیحت والے
خدرائش فاشہ سے کر کر ہن درستی والے
تیرے عاشق ہیں دل کے محبت والے
پوچھو کیا دیر ہن بازار محبت والے
پاک بالکل ہن گناہوں کے مذمت والے
مثل پروانہ جلیے جاؤ ہن غیرت والے
اوسے ملتی ہن جو ہن عشق کے ملت والے
ہم بھی ہن عاشق نہیں کیا تیرے جرات والے
کہ مبادا کہیں سن بائیں شہرعت والے
ماننے کنج قناعت کو قناعت والے

اس ستم پر تو فطرت سے ہو تم دم اوپر
کیا ستم ہو جو وہ ہوں مہر و مروت والے

دیر کیوں کر رہے تھو وہ شابی والے
ہن جو محفل میں تری جا تم گلابی والے
نہیں معلوم ہو چکا جا ہن کیا کیا کر
گوزر و سیم کے رنگتے ہن ملحق شمس و قمر

اب ملک ہن اوسی محفل میں خرابی والے
انکو تو منھ نہ لگائیں یہ خرابی والے
میرے دشمن تھو اور رکھ کتابی والے
برہن دونوں کے صدق کی رانی والے

بہت کچھ کہیں یا نہ کہیں اپنی صحبت والے
سر پہر یا کرین بکباک کے نصیحت والے
خدرائش فاشہ سے کر کر ہن درستی والے
تیرے عاشق ہیں دل کے محبت والے
پوچھو کیا دیر ہن بازار محبت والے
پاک بالکل ہن گناہوں کے مذمت والے
مثل پروانہ جلیے جاؤ ہن غیرت والے
اوسے ملتی ہن جو ہن عشق کے ملت والے
ہم بھی ہن عاشق نہیں کیا تیرے جرات والے
کہ مبادا کہیں سن بائیں شہرعت والے
ماننے کنج قناعت کو قناعت والے
اس ستم پر تو فطرت سے ہو تم دم اوپر
کیا ستم ہو جو وہ ہوں مہر و مروت والے
دیر کیوں کر رہے تھو وہ شابی والے
ہن جو محفل میں تری جا تم گلابی والے
نہیں معلوم ہو چکا جا ہن کیا کیا کر
گوزر و سیم کے رنگتے ہن ملحق شمس و قمر
اب ملک ہن اوسی محفل میں خرابی والے
انکو تو منھ نہ لگائیں یہ خرابی والے
میرے دشمن تھو اور رکھ کتابی والے
برہن دونوں کے صدق کی رانی والے

| | |
|---|--|
| اڑادے خاک عاشق کی جہدم
لکھے تھے وہ جو خط غیر مذکو تو نے
عجب کیا بکراشت میں مرانام
ٹھہرنے دے ہی تو کسکو جو کوئی
ترے دردمندان کی سی بھری | غمان تو سن چالاک پکڑے
گئے آج اعریت بیباک پکڑے
جوسنکرکان ہر پیراک پکڑے
زمین کے گزشت افلاک پکڑے
ٹیلیا عاشق غمناک پکڑے |
| طف کے سر سے کب نکلے ہے وہ شا
کہ جبکہ صاحب ادراک پکڑے | |
| لرکین کا وہ تیرے سن یاد ہے
نہین بھولتا کوئی مہبود کو
جو ٹھہرا ہے روزاد کے آنیکا یان
نہین بھولتا دے عاشق ترا
نہرا امتحان ہمنے یہ کھدیا
گئے بھول سب عیش دنیا کر ہم | ترے روضہ جانے کا دن یاد ہے
اد سے کرتا ہر انس جن یاد ہے
دلاروز گن یا نہ گن یاد ہے
تری ایک پل ایک چن یاد ہے
ہمین تو وہ اسے ممتحن یاد ہے
نہین کوئی بھی یار بن یاد ہے |
| طف کو ترے زلف و رخ کے سوا
نہین اور کچھ رات دن یاد ہے | |
| مسلمان چاہن گرساری کہ چھوڑے
ترے صید محبت ہو چکے ہسم | نہ چھوڑوں بت خدا ماری کہ چھوڑے
کری تو دیکھ ای پیاری کہ چھوڑے |

یہاں پر ایک اور شعر ہے جس کا مطلب ہے کہ میں نے اپنے دل کو تو تجھ سے جدا نہیں کیا ہے بلکہ میں نے تجھ کو اپنے دل میں لے لیا ہے۔
یہاں پر ایک اور شعر ہے جس کا مطلب ہے کہ میں نے اپنے دل کو تو تجھ سے جدا نہیں کیا ہے بلکہ میں نے تجھ کو اپنے دل میں لے لیا ہے۔
یہاں پر ایک اور شعر ہے جس کا مطلب ہے کہ میں نے اپنے دل کو تو تجھ سے جدا نہیں کیا ہے بلکہ میں نے تجھ کو اپنے دل میں لے لیا ہے۔

| | |
|--------------------------------------|-------------------------------------|
| چاہیے پر چہ شکر کا دل کی کیا اونکریے | پارہ دل قاعدہ شک راں لیجائے |
| جیکر چمکے تو خورشید درخشان بھی نور | اگر فلک شمع آہ و نمان لیجائے |
| کرتے ہیں فکر غارت میں بسر جوانی عمر | کیا اوٹھا کر اپنے سر پر دیکھ لیجائے |

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| اے طغیہ بتر و خاموشی خدا جانے کہ تو | کیا کھینکا اور وہ دین کیا لگان لیجائے |
|-------------------------------------|---------------------------------------|

اردلیت پار نکھاتی جلد سوم

| | |
|---|---|
| گینگا سا قیا کیا مجھ پر یوازی کے پیمانے | کہ پی جاؤ گا میں سی میں پناز کے پیمانے |
| تسلی محبت کے ہاتھ ٹوٹیں اسکے ہاتھوں | ہزار دن ہی گھر ٹوٹ آج میں پناز کے پیمانے |
| یہ سمجھو آبلے انکو کہ ہر تیر جو ادلی | تو میں اندھ بھی پیر یو دل کے کھار کے پیمانے |
| جدائی میں تری میں تیر ہر سو ادلی ساقی | شراب خون دل بھر بھری جاؤ پیمانے |
| اڑاؤ مرغ دل کو اور بر بندوں کے لیے رکھو | سدایانی ڈیسا سد داؤز کے پیمانے |
| ترمی آنکھوں کے بیاروں شرب کے غوص ظالم | بے زہر لب سو بھر کر دوا خانے کے پیمانے |
| دل پر آبلہ وہ خوشم انگور ہے میرا | کہ بھرتے آبلے میں جبکہ ہر داؤز کے پیمانے |
| نہیں آنے کی جب تک آخاک اینہ ہما | کبھی ساقی نہیں منجا رہوئے کے پیمانے |

| | |
|--|-------------------------------------|
| مے عیش و طرب کا ایک قطرہ بھی نہیں ساقی | طقت آسمان میں یونین دکھاؤ کے پیمانے |
|--|-------------------------------------|

| | |
|----------------------------------|--------------------------------|
| آج بوسے پر لڑائی ہو تو ہو تو رہی | سیر اونکریا تھا پانی پھرتے رہی |
|----------------------------------|--------------------------------|

Handwritten marginalia in Urdu script, including phrases like "کیا کھینکا اور وہ دین کیا لگان لیجائے", "اردلیت پار نکھاتی جلد سوم", and various couplets and verses.

بسیار از این کلمات در این کتاب آمده است و در بعضی جاها به خط نستعلیق و در بعضی جاها به خط کوفی نوشته شده است. این کلمات را در این کتاب به خط کوفی نوشته شده است.

| | |
|--|--|
| کسی یار نباشد که در این عالم
عجب نعمت کھائی این نقاشی
غور حسن که موشو کو بیدار می
سیکو هم نمین اسوسطی دیرین
در جانب نهی گمان آن گمانو کو
عدم کی را دین کو نکر کسی کا کج
جود و هنر و مصیبت کما این که نشان
کر نقشه ایک سر یک میان پانین
دماغ ایان که زیر آسمان پا
که جو اگر کج ایان دستان پانین
تا دیر کین ایو گمان پا دین
که و ان تو نقش پا رنگان پانین | جود و هنر و مصیبت کما این که نشان
کر نقشه ایک سر یک میان پانین
دماغ ایان که زیر آسمان پا
که جو اگر کج ایان دستان پانین
تا دیر کین ایو گمان پا دین
که و ان تو نقش پا رنگان پانین |
|--|--|

| | |
|---|--|
| سبب کیا ذکر در دمان ان خوب دیون
طریق میسر است ان پانین | |
|---|--|

| | |
|--|---|
| بزمین اگر تمییز چکر نه رننا چای
دوس تکر کو دل انیا اب تو نه دیو
با قیامت سانی کو نسا جام شو شکل
ای بر پر دیا نونین نه بر شوگر و نونین
چای نه من پا نونین نه بر شوگر و نونین
چاه اگر تم پیر ایو دهم کو دال صاف کو
عن اوس موش کا چکر شکر و دین | بچه نه کچه آنی گنی پر مننه سے کنا چای
جو کرے بهر ستم ده بکو سنا چای
اپنی قسمت چای به اور انیا لسا چای
تیری دیوان کو زیب افزایه کنا چای
بشت من مخزن کو پیر پا به رننا چای
چاه من صاحب کو دنیا اولسا چای
چا نکر کو نکر کو نکر غرت سے نه کنا چای |
|--|---|

| | |
|---|--|
| اگر طفر مل میبنا اچھا منین اس وقت من
کج غرلت من الگ ہی سبب کو رننا چای | |
|---|--|

بسیار از این کلمات در این کتاب آمده است و در بعضی جاها به خط نستعلیق و در بعضی جاها به خط کوفی نوشته شده است. این کلمات را در این کتاب به خط کوفی نوشته شده است.

تری بیاغم کا حال یہ ہے ناتوانی سے
اوٹھایا جاتے ہو تم حیا کا آنکھ سے پرہ
عد و ستھ نہ چڑھ رہا لیکن اکثر بات جاتی
چھٹا یا سر نہیں ہے جس تیری زیر تیغ اپنا
نہیں ہے اس چمن میں گر بلند ہی ساتھ سی

نہیں کہ سکتا دست پر کرتے سے اونچی
جو باندھی ہے جسے کھول کر پڑھو اونچی
وہ دھڑلے سے اونچی ہے اور دھڑلے سے اونچی
کب اس کی گردن اچھڑا دے گر اونچی
کہ ہوتی بڑھ کر کہیں شاخ شجر پڑھو اونچی

ہوا منظور پردہ ہمسر جو دیوار پردہ سے کی
بنائی اندون اور سو ظفر تھے سے اونچی

بال زلفوں کے جوہ منہ پر کھیرے آئینے
چھوڑ دیا آئینے نہیں تنہا بھر سایہ کی طرح
کوئی قاتل کو چاہے ہن پر بجا لائے شکر
شام بھی ہے کو آئی کیا سبب آتک آؤ
شہرہ آفاق ہو گئی ایسی بھون ہزار
لیکے تباہ تو ان دیر و خرد سب لوٹ کر

روز روشن میں بھی گویا منہ اندھیر
تو جدھر جاؤ گام ہم بھی ساتھ تیرے آئینے
ہم ستا پھر کے جہم اڈیر آئینے
وہ تو ہے کہ گھر تو ہم سویر آئینے
ذہن میں ہے نہ آئینے نہ میرے آئینے
کیا خبر تھی کہ وہ ایسے دھیر آئینے

ایز ظفر جی آئینے ہم بھر کے کو سے یار سے
ریخ و نعم چاروں طرف سے ہم گھر آئینے

وہ تو آج قاتل آئینے کہیں جانیے
کھینچ لینگے جو کہ دنیا کی طمع سے اپنا ہاتھ

گھر میں بیٹھ گھوڑی کاغذ کی نوینین
پاؤن اپنی ان وہی ام سے کھیلے آئینے

Handwritten marginal notes in Urdu script, including the phrase "وہ طبعاً باقی ہے" (That is naturally left).

| | |
|---|--|
| ہر روز امتحان آئے کاکس سکیں اور ساقی
دل سو وازوہ ہو نہ پائید بلا کیوں
ہزاروں روز آتی ہیں ہزاروں زجاری
غنیمت جان آئیاری تو نرم عشرت | ہمیشہ نرم میں چہیم جام مل کشادہ
اوہر زلفین کشادہ میں اوہر گل کشادہ
تا شاہی رہ بحر جان ذیل کشادہ
اکوئی دم گردان خندہ قفل کشادہ |
|---|--|

طفر چشم کشادہ کار رکھ شکاکش سے تو
کہ کرتا دم میں وہ مشکل کے عقد کل کشادہ

| | |
|--|--|
| ماز وادامین کیا بت گمراہ امیک ہی
زحسار سیر دونوں ہیں تانبہ استغ
گذری صاف سینہ نہ آسمان کے پا
پروانہ چلکے خاک ہونالان ہو عیب
کیونکر کری نہ میری دم سر دہم
کہتے ہیں راہ دل ہی دل درجہ بھی | وہ تو ہر ایک بات میں داندلک ہی
گر آفتاب امیک ہی تو ماہ امیک ہی
تیر لہای عشق مری آہ امیک ہے
دونوں کی کس طرح سے کمون چاہ امیک ہے
تجھ میں رہا میں تو ہو خواہ امیک ہے
حالت سے امیک کی نہیں آگاہ امیک ہی |
|--|--|

فرہاد و قیس سے شاعر و ہن ظفر

اور شاد فن عشق میں تو وہاں امیک ہی

| | |
|--|---|
| نہ کر خیال کہ آئی گشتا بہت سی ہی
اتنی خیر پوشا مت دل کی آجاسے
کون میں کیا کہ گذرتی ہو دل چاہتہ | ابھی تو شیشے میں موسیقیا بہت سی
کہ ہر ہم آج وہ زلف و تابت سی ہی
یہ داستان عم ای دلربا بہت سی ہی |
|--|---|

Handwritten marginalia in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The text is written in a cursive style and covers the left and bottom margins of the page.

کی تہ سے تہ پر کھڑا ہوں سے دہل یار کی
اسے نطفہ سے لے کر رہی اگر یاری کرتی

واہ کیا طرز ستم تھا بے ستم گریادہ
کیسا تہ تو جو اوس مار سادہ زلف سحر
جب سستی تھی تو شکایت تیار رہی کسی
میں ہوں ابدیوں رات ہوں شمع آہ نکال
بچھکر سنبل کو میں کھاؤں نہ کیونکر چہ تپا
دج کر نیکام مر ڈھب بھر پیا دہ سے

اک جہان پیر ستم کی مرہا فریادہ
کیا بچھو اچھو دل کوئی کاڑ کا مٹریادہ
بات تھکوا ایک بھی دی جان بھلا فریادہ
دہ نہ تھکوا دہ ساقی نہ ساغر یادہ
مکھو آجاتی تری زلف منہ یادہ
اوس بت کاڑ کو کیا لکھرا کبر یادہ

اسے نظر پڑھتا خط میرا وہ اوس عنوان
غیر کو سہرا تا یا مضمون سنکر یادہ

کیا جانے کے پاس وہ گل رانگو گئے
غیر دن کے دیکھ بیان جو تری گرجو شیان
جاسوس بھیجے راہ میں تھر جیگا دہن
پوچھو نہ حال تہ سر لہنڈو کا صنعت کی
پیش نظر زرد وہ تصویر سے بیعت تاک
شاید ساگ اؤ کا کسی سے نیا ہوا
دیکھو نکل ہی جائیگے یہ گھر کی چشم کے

جیکے جو اپنے گھر کی نکل رانگو گئے
ہم شمع وار زہم میں جل رانگو گئے
قسمت کی اپنی بانوں میں جل رانگو گئے
دن کو گری اگرچہ سنبل رانگو گئے
کب سامنے کی چشم کے گل رانگو گئے
وہ عطر جو ہواگ کا گل رانگو گئے
طفل ہر شک کو کو ہل رات کو گئے

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional verses related to the main text. The notes are written in a cursive style and cover the left and bottom margins of the page.

| | |
|--|--|
| <p> یہی ترکی تمام ہوتی ہے
 خیر قتل تمام ہوتی ہے
 سورہ ایسا پیکر نام ہوتی ہے </p> | <p> یہی کلمہ اس چشم کو بڑترک نکالت
 کس دن امین غمزدہ سینہ شائع
 ہوتی ہو فدا مست خیر کی مجنون کو </p> |
|--|--|

پانی پانی بیون سے اور سے سفر
کیا سے لالہ فہام ہوتی ہو

نہ سمجھو میری فلک نالہ فغان یہ ہے
 ہزار پہنچے چھائی چھپی اوسکی چاہ
 ہمارے دل سے کسان جائیگا غم و لہار
 لگاؤ ابرو پر خشم کو تو ذرا مائل
 اتنی بند نہواؤ اسکے تیر کار و زن
 بکتے ہر بن موسیٰ ہین سیکڑوں سے
 چو پہونچو دود جگر زیر آسمان اپنا
 کرین وہاں ہمہ جہاں ہم کرین وفا و فتنی

لمبند بام محبت کا نزد بان یہ ہے
 جہان میں سنتے ہیں اپنا جہان یہ ہے
 کہ اوسکے واسطے رہنے کا تو یہاں ہے
 ہمارے قتل کو تو ذرا صفا دات یہ ہے
 اندھیرے کا مرکز دگر تابان یہ ہے
 جگر میں عشق کی آتشیں جہاں یہ ہے
 تو مشہد سب کو ہو وہ ہے کہ آسمان ہے
 ہماری اونی محبت کا آسمان یہ ہے

عجب نهين جو کين الامان فلک پر ملکت
نقطہ غضب تری آہ شہر نشان ہے

گرچه لکھن حال دل میں ہوا اپنا تمام
اوشتر اور گھوڑے کر پڑا تیرا رفیق ناتوان

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

کونکے کوئی دنیا میں رہو گیاریان کی
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما
کہ زمان قضا بے قید خاص عام آتا ہے
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا ہے
ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا اور
قلم پر یہ مرنے زبر ک کب زبر دام آتا ہے
ہم نے ہیں آج اویسیا دیکھا پکڑ گئی
تیرے کو چے میں گئی خط جب پکڑ گئی
نکال شل نالہ زنجیر جب زنجیر سے
زلف کو چھڑا صبا کی ہاری کیا خط
تیرے بھوکے لیکے آنرز گیسٹ
جیتے جی چھوڑ نہ زندان محبت کے کبھی
کیا یہ ہوتی تھی اویسیا شکر فغان چند لیس
کیون دنیا کی تھی جو ایسی بالو میں چھپنے

یاد رہا چھوڑی قفس سے بار بار پکڑی گئی
کچھ مری یادوں کے دل کی یاد پکڑی گئی
پھر نہ ہم سب وہاں سے زلف دوتا پکڑی گئی
ہم گرفتار رہا ہن بے خطا پکڑی گئے
یہ یاد دی پور کا یاد صبا پکڑی گئے
ایسی ساخت تھی تمہاری متبلا پکڑی گئی
کان گلشن میں گل بن کے جو صبا پکڑی گئی
ہم کو کراہتے ہیں اویسیا پکڑی گئے

ہم جہنم یاد رہا ابانہ قیامت کو تو
جو جہنم بھر ہم اونس میں محبت کو تو
خاک میں از گھر لانا تھا ہمارا منلو

سریہ میں اپنے با آپ قیامت کو تو
خکو الفت میں ہم اونس میں الفت کو تو
دور کہ طبع سے وہ دل کی کدورت کرتے

ہم جہنم یاد رہا ابانہ قیامت کو تو
جو جہنم بھر ہم اونس میں محبت کو تو
خاک میں از گھر لانا تھا ہمارا منلو

سریہ میں اپنے با آپ قیامت کو تو
خکو الفت میں ہم اونس میں الفت کو تو
دور کہ طبع سے وہ دل کی کدورت کرتے

کونکے کوئی دنیا میں رہو گیاریان کی
وہ جو بیکران دریا الفت پر نظر حکما
کہ زمان قضا بے قید خاص عام آتا ہے
نہ کچھ آغاز آتا ہے نہ کچھ انجام آتا ہے
ہمارا طائر دل زلف کے پھیرے میں گیا اور
قلم پر یہ مرنے زبر ک کب زبر دام آتا ہے
ہم نے ہیں آج اویسیا دیکھا پکڑ گئی
تیرے کو چے میں گئی خط جب پکڑ گئی
نکال شل نالہ زنجیر جب زنجیر سے
زلف کو چھڑا صبا کی ہاری کیا خط
تیرے بھوکے لیکے آنرز گیسٹ
جیتے جی چھوڑ نہ زندان محبت کے کبھی
کیا یہ ہوتی تھی اویسیا شکر فغان چند لیس
کیون دنیا کی تھی جو ایسی بالو میں چھپنے

وہ رشک گل چمن میں اگر ایسا ہوا
کرتا ہر چارہ مجھ سے مریض فراق کیا
خندان ہو یوں خراش جگر و خروش دل
بارش کے وقت چمکی بجلی بھی بیشہ
ہو جانیں کہوں نہ انجم شب تاب کے فروغ
نے گل کو چنان شب نہ شبنم کو ہر قرار

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھٹا
کیونکہ نہ چارہ ساز یہ میری قضا
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا کہ اس چمن میں کوئی اور کیا

پر وہاں کو ہے عشق میں چلنے سے لپکا
پر دامن کہ شمع و شکر رو سے یا ہفت

دشت الفت میں گر خار و خار کو
اپنے تار جیب دامن سے نظر توڑی سن
گرا سیر دن کو یوں بین بیاہ تو پھر کیا ہو
وصل کی شب سخت ہو دل پر مہربان
دیکھ خال رو ساقی نہ تو زین آہن میں
تو ذرا منہ اگر تعمیر اچھی کی تو کیا
تیرا مال کیا عجب گر گنبد افلاک سے
اشک دل و شیشہ و جام ستون توہین
بات ایسی بزرگان کیا کہ سے کوئی ظفر

آسمان بھلا لے پاؤں توڑے
توڑ میگا اور خون تار نفس کو توڑے
توڑ کل بھاگنے وہ اکرن نفس کو توڑے
توڑے تو ہینکد دن ہم چمن کو توڑے
کیون چایا ہو نہیں برگس کو توڑے
دبک سب بٹنگے اک دو برکت توڑے
پھینکد و خوشید کے زرین گل کو توڑے
زہ بھی چھوڑ ہی ہن دست غصہ کو توڑے
دی جو کر اس جواب گ بارگ کو توڑے

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھٹا
کیونکہ نہ چارہ ساز یہ میری قضا
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا کہ اس چمن میں کوئی اور کیا

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھٹا
کیونکہ نہ چارہ ساز یہ میری قضا
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا کہ اس چمن میں کوئی اور کیا

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھٹا
کیونکہ نہ چارہ ساز یہ میری قضا
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا کہ اس چمن میں کوئی اور کیا

بہر منہ ہر کیا جو غنچہ کوئی گھٹا
کیونکہ نہ چارہ ساز یہ میری قضا
بس طرح آتش سے کوئی آتش ہفت
ہو چہ پیر برق و شوق ہم بجا ہفت
لگا رہی جو دانوں میں نہ ہوتا ہفت
کیا کہ اس چمن میں کوئی اور کیا

بہار اوس صنم کا عشق میں شریابی ہو
میں نے اپنے دل سے تیری یادیں نکال دیں
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا

میں نے اپنے دل سے تیری یادیں نکال دیں
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا

میں نے اپنے دل سے تیری یادیں نکال دیں
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا

میں نے اپنے دل سے تیری یادیں نکال دیں
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا

| | |
|--|---|
| شراب ناب سے گوا آگے اونکی سیرج رہتی ہے | مگر یہ ہماری چشم پر آشوب ہے |
| ہمارا اوس صنم کا عشق میں شریابی ہے | اگر آگاہ کوئی طالب مطلوب ہے |
| زمین مغلوب ہے اور آسمان ہے گو طفر غالب | |
| نکلتا کام ہر اوس غالب مغلوب ہے کم ہی | |
| خواب تھا جو زندگی جاہ و شہم میں کٹ گئی | ورنہ ساری عمر اپنی درد و غم میں کٹ گئی |
| حاصل عمر ابداً خضر ہم سمجھ اوسے | جو گھڑی آرام سے نرم صنم میں کٹ گئی |
| وصل پر تلین بجا دین خاک اور ہمد بھلا | روشنی ملتی ہوئی شب و دین ہم میں کٹ گئی |
| تمہی برسوں میں لکھ کر جو کراہی نو خطو | وہ عبارت یکلم مان الیکم میں کٹ گئی |
| نخل الفت سے تہہ ہو گیا نثر حاصل میں | خیر محبت کی تہہ عمر دستم میں کٹ گئی |
| اوسو کل کھا کر تم جو وصل کا وعدہ کیا | |
| شب طفف کیا بکواسیہ تم میں کٹ گئی | |
| تدہ ہوتا ہوں پر محض نادانی کا تمنا ہے | خدا کر نام پر مرنا مسلمان کا تمنا ہے |
| محبت اوس صنم کی مٹا یا مٹا کا تمنا ہے | نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمان کا تمنا ہے |
| پریشان ہو سانس کا ہیشہ خاک پر میری | خیال نہ لے جانان کی پریشانی کا تمنا ہے |
| محبت میں پر فیر لگی منہ سے کچھ نہ کچھ بکنا | مقرر ایک یہ بھی عقل دیوانی کا تمنا ہے |
| بتاؤ میں سے خوشید تابان اوج گرد و خاک | وہ آچا متلین کی شہلا افشانی کا تمنا ہے |
| سری ابرو پہ دیکھا جس خطہ چین ابرو کو | آسا اوسو یہ اوس تنخ صفا ہانی کا تمنا ہے |

میں نے اپنے دل سے تیری یادیں نکال دیں
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا
تو نے میری باتیں سنا کر ہنس کر دیں
میں نے تجھے دیکھا تو دل سے کہہ دیا

بل بے پیش عشق کہ اک اگ شب رو
جبک در صفائے کچھ کھلتی برائی
سب کے میر مسامات بدن میں نکلتی
د بات بڑی ریخ و محن میں نکلتی

بوسہ وہ کر دیوین طغندر لیلو ہے بہتر
ہے بوی ہی سیلے قزاقین کے نکلتی

کردن کیا یاد زلفت دلربا جانی نہیں
 بس بصر ابرو پر خم کو چھین یہ کسی سے بھی
 حقیقت کو سہا عشق کی نچھنگا نا صبر
 بھلا کر تو بھلا ہو گا صد افسوس منیاؤں کی
 ہوئی برباد اپنی خاک میدان محبت میں
 گزر جائے کیونکر جان قاصدِ ناز کی
 نقشہ ہو گیا ہر میرا سودا محبت میں
 نہیں ہوئی آخر ہم ناگوش ناز کو خوش دامن ہو

نہیں جاتی ہر دل کی پریشانی نہیں
 تباہی تیری شمشیر صفا ہانی نہیں جاتی
 گردان او کی ہرگز عقل دیوانی نہیں جاتی
 نہیں کچھ بات ایسی کہ جوانی نہیں جاتی
 سمندر ناز کی پروں کے جولاہی نہیں جاتی
 خبر جاتی ہر مشکل سے باسانی نہیں جاتی
 مری صورت مری بارون سے پہچانی نہیں جاتی
 کہ جب تک بات کوئی خوب سی نہ جانی نہیں

طبیعت هر جوان پیری مینماید و امری ظریف تری
سخن فنی سخن سنی سخن دانی سخن جانی

نه تو ز دوستی غیار دایم زین پر
یقل اشک تیر مردمان بی کور و گنا
بزرگ نقش پا آخروین هم مرز لیکن
مگر تنه تو اسپر بھی تری لفت نهین
اگر اید میره ترا و سیر آشین تھوری
نه کوچکی تری هرگز صنم نه زمین جھوری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

ہمارے راز دل کو ہین گنہ ہر کین گلے
ہو ای وصل تیری ہم جو رستہ ہین تو ہون
اڑا دے جو ہین تیرا بھی دم میں اگر جھوٹے
درد دیکھ تیرے سامنے اے کبیر محبونی
بیونقش لعل تو سن کے تری ہو نمایان ہین
حدیث سوز دل ہم گریبان من نہ کرے

تو طفل اشک نظرون میں بہہ نہیں لگے
 زمین پر پانوں اور خوردہ دشت پر نہیں لگے
 ہماری مضر نما کے اور خراج برین لگے
 ہماری تانچہ میں میں کب بھلے دور میں لگے
 تو میں رگڑ کر چار جاہذا سے مہ جبین لگتی
 تو جلنے شمع آساں کے سب طفل نشین لگی

طغر خیر شکر قاتل کے نہیں کرتے شکایت ہم
اگرچہ دم بہ دم لاکھوں ہن زخم تیغ کین لگتی

ہم نے نقطہ جلوہ نمائی کی سیر کی
گلکشت باغ وصل ہوئی کب بہار
دولت سی تیری مالہ و آہ شرفشان
کب دیکھا ہے سلطنت جم کو آنکھ سے
لڑوا کر ہم نے غیر سے اس خانہ جنگ کو
دیکھا ہے ہم نے کوئی بھی کافر تری سوا

روی صتم میں ساری خدائی کی سیر کی
 ہر روز خارزار جدائی کی سیر کی
 ہر شب بیان انارہائی کی سیر کی
 ہو جس بشر نے کوئی گدائی کی سیر کی
 کیا خوب آج واہ لڑائی کی سیر کی
 میں تیکہ دین ایک خدائی کی سیر کی

دیوان سنجے دیکھنا بہتر کوئی طفر

دلیوان انوری و سنائی کی سیر کی

اسی کی شکل ہمہا زمین پر برکی

طرز رایحه زهره جبین برابرگی

[illegible]

روزگار کھلائی و چرخ کی آتش کدو کھلائی
چرخ کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
چرخ کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
چرخ کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی

باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی

باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی

| | |
|--|---|
| ہو گئی ان سے جو چہرہ دو بل بوتے
یوں تو برسوں ہی کی بیل میں ہم آئیں
کج ادائیگی نہ تھی بات کوئی پرہیز
دیکھا پرسوں نہیں تجھ کو جو آہ لقا
تھی نہ پرسوں ملک امید سنہلنے کی مہین
پاس برسوں نہیں آجودہ عیسیٰ م | کسی رت نہیں پتی مجھ کل برسوں
ایک کچھ اپنا عجیب حال تو کل برسوں
کیا سبب رکتی ہستم ہر چہ بل برسوں
آیا اگر یہ سوا بھارت میں خل برسوں
گئے آنکلی خبر سن سنہل برسوں
کیا میری جان کو در نہی اجل برسوں |
|--|---|

| |
|---|
| لکھن تو تھے تو طفر سیکڑ دن اور یار دن
نہ ہوتی آج ملک ایک غزل برسوں |
|---|

| | |
|---|--|
| دکھاتی ہے جو تیرے قضا اپنی زبرد
اگرچہ کیا ہی تیرے پلوان ہر زیر ہو جانا
کوئی مار یہ لپٹا ہوا چو شاخ صنوبرین
جو اوس رو عرق آلودہ کا تو کھینچ نکلتے
یہی جی چاہتا ہے ہاتھ پر ہر زگل کھانا
تو قضا ہے جو یہ مجھے کہ لا مانگا چل آؤ | نہیں دست دعا کی کام کچھ آتی سپرد
نہیں پیش اصل علی کی ہر زبردستی
کمان ہے یہ سید چوڑی ہری اور سہرستی
تو جو معلوم کر مانی مہین بھی می ترستی
غنایت کچھ چھٹا مہین اپنا اگر دستی
اکوئی تو رقعہ بھی لایا تو اوسکا تار دستی |
|---|--|

| |
|---|
| غلط کہتے ہیں جو کہتے ہیں خط کشان اوسکو
کہ چرخ پیر کی ہے چوب یہ تو امر طفر دستی |
|---|

| |
|---|
| ہو گیا زلف سید کا کسی یہ سودا مجھے
اک نظر آتا ہے پر چھاوان بلا کا سا مجھ |
|---|

باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی
باز کی آتش کدو کھلائی و چرخ کھلائی

کلمے سر ہو تمہارے ہمیشہ نور | کلمے سر ہو دو لگی سیاحتی تمہارے دو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کو تم صدقت اسلام جان لو | کلمے کو اپنے دین کی مصداق جان لو

کلمے کو تم خدا کا اک انعام جان لو | کلمے کو دل کی راحت آرام جان لو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ایمان کو تمہارے ہو کلمہ سے تقویت | کلمے سے ہو قوی تمہیں یہ نصرت

کلمے سر ہو دلوں کا حسن عاقبت | کلمے سر آؤ دل کی نظر پر نصرت

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ہو دو جہان میں کلمے کی دوسری غنی | ہو جان کو نہ کلمہ کی کلفت جان کنی

ہو دو انہیری گور میں کلمہ سر روشنی | ہے صاف کلمہ اک اثر پاک دانی

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ تمہارے واسطے ہے دافع بلا | کلمہ تمہارے حق میں سر ہر دو کی دوا

کلمے کو مشکلات میں سمجھو گرہ کشا | کلمہ کرے سر آئینہ کی طرح دل صفا

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمے کا ذکر جا پیے ہر شام و ہر صبح | جب تک سر زبان رہے کلمہ زبان پر

کلمہ یہ آبِ حیات باری سر ای ظہر | دھوتا ہے کلمہ دل کی کوہ پر سر پہر

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

تنت

تنت کلمات حفظ

حاشیہ الطبع

الحمد لله والمنة که ان ایام فرخند و فرجامین انتخاب لاجواب کلیات غزلیات شاهنشاه و زمرن خسرو
 اقلیم دانش و سخن حضرت علیہ المنفقه و الرحمة ابو ظفر محمد سراج الدین بادشاه دہلی نارا
 بر بانیہ القوی جو ایک بادشاہ ذی عظمت جبروت اور فقیر دوست بلکہ خود درویش مشرب
 اور تارک دنیا تھے اور جنکا کلام پراثر سر و لغز نرا و تمام کثاف عالم میں شور مچا اہل اللہ کو و
 صوفیوں کو حال آتا ہی حضرت آخر بادشاہان دہلی کے ہوئے انکی تخت نشینی کی تاریخ
 (ہجری ۱۲۵۳) اور وفات کی (ہجری ۱۲۵۹) ہجری ۱۲۵۹ میں انتخاب مطبعہ نئی نو لکھنؤ
 صاحب کانپور میں بسر پرستی معالی القاب عالیجناب ادرہ بادشاہی پراک نرین صاحب
 بھارگو مالک مطبعہ دام اقبالہ باہتمام کامل فنی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت بیاہ
 مئی ۱۲۵۹ء آٹھویں مرتبہ طبع ہوا

آیہ نخ طبع از سخنور عظیم المسال مورخ کامل فنی بھگوان دیال صاحب عارف و محبت

| | |
|--|-------------------------------------|
| ظفر کہ بود شہنشاہ ملک عشر سخن | کہ این ز نطنہم فصیح خوش انتخابی ہست |
| بر احوال سیمی بذوق ل عارف | گو کہ زیبا ہست و لکشی انتخابی ہست |
| از سخنور چاد و بیان مولانا محمد حامد علیا صاحب الفہر علیہ السلام | |

| | | | |
|---------------------|---------------------|-----------------|------------|
| این دیوان قصائد گین | شائع گشت نہایت بہتر | تحریر میرزا علی | ادب و بیان |
|---------------------|---------------------|-----------------|------------|